بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہ بِبَدرٍ وَّ اَنتُم اذِلَّۃ

جلد 46 — شمارہ 25

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 100 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

13 صفر 1418 ہجری 19 احسان 1376 ہش 19 جون 1997

اخبار احمدیہ

لندن ۶؍ جون (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

آج حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور تمام دنیا کی جماعتوں کو تبلیغ کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور فرمایا کہ یہ خیال دل سے نکال دیں کہ تبلیغ کا کام ایک زائد کام ہے بلکہ ہر احمدی کا یہ ایک فرض منصبی ہے۔ حضور پر نور کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی و خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره

تکبر کی قسمیں

تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں اور مومن کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔

صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاق رذیلہ کے بہت سے جن ہیں اور جب یہ نکلنے لگتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں مگر سب سے آخری جن تکبر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا کے فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے۔

بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے اس لئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہئے بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے دولتمند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے۔ ایک عورت سیدانی تھی اسے پیاس لگی وہ دوسرے کے گھر میں جا کر کہنے لگی امتی تو پانی تو پلا مگر پیالہ کو دھو لینا کیوں کہ تم امتی ہو اور میں سیدانی اور آل رسول ہوں۔

بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں ان سب سے بچنا چاہئے۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد ۲)

جھوٹ کے خلاف جو جہاد کرنا ہے اُس کا جھنڈا جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں تھمایا گیا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

فاجتنبوا الرِّجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔

چاہئے کہ تم بت پرستی کے شرک سے بچو اور اسی طرح اپنی عبادت اور فرمانبرداری صرف اللہ کے لئے مخصوص کرتے ہوئے جھوٹ بولنے سے بچو۔ (سورۃ الحج آیت ۳۱)

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالصدق فان الصدق يهدى الى البرّ وانّ البرّ يهدى الى الجنّةِ وما يزال الرَّجُل يصدق ويتحرى الصدق حتى يُكتب عند الله صديقاً۔ وايّاكم والكذب فان الكذب يهدى الى الفجور وان الفجور يهدى الى النّار ومايزال الرّجُل يكذبُ ويتحرى الكذب حتّى يُكتبُ عندالله كذّاباً۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں سچ اختیار کرنا چاہئے کیونکہ سچ نیکی کیطرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہئے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بن جاتے ہے اور فسق و فجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے یہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

عن ابي بكرة رضی الله عنه قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم الا انبئكم باكبرالكبائر قُلنا بلى يا رسولَ اللّٰه قال الاشراك باللّٰه وعقوق الوالدين وكان مُتّكأً فجلس فقال ألا وقولَ الزور فما زال يكرِّرُها حتىَ قلنا ليتهٗ سكت۔ (بخاری کتاب الادب)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیں فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا آپ تکئے کا سہارا لئے ہوئے تھے جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کہ کاش حضور خاموش ہو جائیں۔

من لم يدع قول الزور والعمل به فليس للّٰهِ حاجة فى ان يدع طعامه و شرابه۔ (بخاری کتاب الصوم)

کہ جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا رہنے کی کچھ بھی ضرورت نہیں۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

جھوٹ کے خلاف ایک عالمی جہاد کی ضرورت ہے جو ہمارے گھروں سے شروع ہوگا ہمارے نفوس سے شروع ہوگا... جھوٹ کے خلاف جو جہاد کرنا ہے اُس کا جھنڈا جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں تھمایا گیا ہے۔ اگر آپ نے اِس جھنڈے کو گرنے دیا تو کوئی ہاتھ نہیں ہوگا جو اِس کو اٹھا سکے گا اس لئے ساری دنیا میں جھوٹ کے خلاف جہاد جاری رکھیں اور یہ جہاد اپنے نفوس سے شروع ہوگا اپنے گھروں سے شروع ہوگا اور رمضان مبارک میں تو بالخصوص آپ کے لئے بہت اچھا موقع ہے کہ رمضان کی ہوائیں آپ کی تائید کر رہی ہیں۔

رمضان سچ کی ہوائیں چلاتا ہے اور یہ ہوائیں جو ہیں یہ آپ کی مددگار بن گئی ہیں۔ پس جھوٹ سے خود بھی اجتناب کریں اور اپنے بچوں پر بھی نظر رکھیں اپنی بیوی پر اپنے ماحول اپنے گرد و پیش پر اپنے دوستوں پر کہ اُن کی جو عادت بن گئی ہے روزمرہ جھوٹ بولنے کی اُس سے وہ باہر نکل آئیں....

رمضان مبارک میں جھوٹ کے خلاف اگر آپ جہاد کریں تو یاد رکھیں اِس کے نتیجے میں آپ کے روزے میں بھی برکت ہوگی۔ آپ ویسے بھی تو خدا کی خاطر کھانے سے رک رہے ہیں پینے سے رک رہے ہیں مگر اگر ساتھ یہ جہاد بھی شروع ہو جائے جو جھوٹ کے خلاف ہے اُس جھوٹ کے خلاف ہے جو روزے کا زہر قاتل ہے اگر جھوٹ کھالیا تو گویا سب کچھ روزے میں کھالیا اور روزے کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ پس اگر آپ جہاد شروع کریں گے اور باریکی سے گرد و پیش میں نظر رکھیں گے تو آپ کے روزے کی بھوک آپ کے لئے زیادہ ثواب لے کے آئے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبولیت کی شرط سچائی رکھ دی ہے پس جتنا آپ سچائی کی طرف آگے بڑھیں گے اُتنا ہی آپ کے روزے مقبول ہوتے چلے جائیں گے اور اس کے نتیجے میں آپ کو دنیا میں بھی یہ محسوس ہوگا کہ یہ روزہ آپ کے لئے روحانی صحت کا موجب بنا ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ فروری ۹۶ء)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان : :

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پانچ انگلیاں۔پانچ برِ اعظم

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ر مئی ۱۹۹۷ء میں احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو دعوت الی اللہ کی رُوحانی مہم میں جوش و خروش سے آگے بڑھنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نیا سال شروع ہونے میں صرف دوماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔امسال کا جلسہ سالانہ برطانیہ جو ۲۵، ۲۶، ۲۷ جولائی کی تاریخوں میں ہوگا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس میں سال رواں کی دعوت الی اللہ کی عالمگیر مہم کی عظیم الشان کامیابیوں اور خدا کی تائیدات وافضال پر مشتمل ایمان افروز واقعات پر روشنی ڈالیں گے۔انشاء اللہ۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ گزشتہ تین سال سے بنی نوع انسان کی احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت ایک سیلاب کی شکل اختیار کرتی چلی جارہی ہے ہزاروں سے بات اب لاکھوں کے دائرے میں داخل ہو چکی ہے گزشتہ سال عالمی بیعت کے موقع پر سولہ لاکھ دوہزار افراد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے تھے۔عالمی بیعت کے موقع پر دنیا عجیب دلکش اور رُوح پرور نظارے دیکھتی ہے۔

ایک تو یہ کہ کس طرح دُنیا کے پانچ برِاعظموں کے یورپی۔ ایشیائی۔ افریقی۔ امریکی اور آسٹریلیائی باشندوں کے نمائندے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پانچ انگلیوں کو تھامے آپ کے دست مبارک پر خدائی توحید کے قیام اور بنی نوع انسان کو وحدت کے رشتے میں پرونے کیلئے بیعت کے مبارک الفاظ دُہرا رہے ہوتے ہیں۔

دوسرے سٹیلائٹ کے ذریعہ منعقد ہونے والی یہ تقریب عالمی بیعت جماعت احمدیہ کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل بھی ہے گزشتہ بزرگانِ دین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق امام مہدی علیہ السلام کے دَور کی علامات بیان کرتے ہوئے صاف فرمایا تھا کہ آپ کی صداقت کی ایک علامت یہ ہوگی کہ آپ کے دعویٰ کے بعد رمضان میں سورج اور چاند گرہن کا آسمانی نشان ظاہر ہوگا۔(سنن دار قطنی صفحہ ۹۵)

اسی طرح یہ بھی بتایا تھا کہ ان کی بیعت کے وقت آسمان سے آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ ہے اس کی بات سنو اور بیعت کے وقت کی آواز کو دنیا کا ہر خاص و عام سنے گا۔ چنانچہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب جنہیں رأس المفسرین کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے فرماتے ہیں :۔

”وعلامتِ ایں قصہ آنست کہ پیش ازیں ماہ
رمضان کہ گزشتہ باشد در وَی دو کسوف
شمس و قمر واقعہ شدہ باشد و در وقت
بیعت آوازی از آسماں شود بایں عبارت
ھذا خلیفۃ اللہ المھدی فاسمعوالہ واطیعو
و ایں آواز خاص و عام آنمکاں بہمہ بشنوند۔“

(قیامت نامہ صفحہ ۴ مطبوعہ در مجتبائی واقعہ دہلی)

ترجمہ :۔اس امر کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل کہ ماہ رمضان گزر چکا ہو اس میں چاند اور سُورج کے گرہن واقعہ ہو چکے ہوں گے اور بیعت کے وقت ان الفاظ میں آسمان سے آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور وہ سب لوگ اسی آسمانی آواز کو سنیں گے۔

پس ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ کہ موقع پر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ سے ٹیلی کاسٹ کی جانے والی عالمی بیعت کی رُوح پرور تقریب اسلام کی صداقت کی عظیم الشان دلیل ہے کہ کس طرح آج سے چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ دین کے فرمائے ہوئے ارشادات من وعن پورے ہو رہے ہیں۔

اب جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے جلسہ سالانہ برطانیہ اور اس تقریب عالمی بیعت کو صرف دوماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے اور ان دوماہ کے اندر اندر تمام دنیا کی احمدیہ جماعتوں پر عالمی بیعت کے ٹارگٹ کے تعلق سے عظیم الشان ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور اللہ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ عالمگیر خلافت احمدیہ کے جھنڈے تلے دن رات دُنیا کے تمام ممالک میں اپنی ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں مصروف ہے اور ہر سال اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے خلیفۂ برحق کی دعاؤں اور نیک تمناؤں کے پھل ہماری اُمیدوں سے بڑھ کر عطا فرما رہا ہے۔

وطنِ عزیز ہندوستان کی ہی مثال لے لیجئے درج ذیل چار عالمی بیعتوں کے موقع پر ہندوستان میں جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے والی سعید رُوحوں کی تعداد اس طرح رہی :۔

۱۹۹۳ء	پہلی عالمی بیعت	دوہزار ایک سو چھپن افراد
۱۹۹۴ء	دوسری عالمی بیعت	چودہ ہزار ایک سو اٹھانوے افراد
۱۹۹۵ء	تیسری عالمی بیعت	پینتالیس ہزار افراد
۱۹۹۶ء	چوتھی عالمی بیعت	ایک لاکھ چھ ہزار چھ صد پینتالیس افراد

اور سال ۱۹۹۷ء کی پانچویں عالمی بیعت کے لئے ہمارا ٹارگٹ دو لاکھ اکتیس ہزار چھ صد ساٹھ کا ہے اور ہمیں اپنے مولیٰ کریم کے خاص فضل اور اس کی رحمت سے اُمید کامل ہے کہ اس سال کا بھی حضور انور کی طرف سے عطا فرمودہ یہ ٹارگٹ انشاء اللہ ہم ضرور پورا کریں گے ماہ اپریل تک کی اطلاع کے مطابق پورے ہندوستان میں ایک لاکھ چودہ ہزار چار سو سولہ افراد بیعت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

لہٰذا حضور انور کے مذکورہ خطبہ جمعہ کی روشنی میں ہندوستان کے تمام داعین الی اللہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ اس عرصہ میں دُعاؤں کے ذریعہ اور تدابیر حسنہ کے ذریعہ اس رُوحانی جہاد میں پورا زور صرف فرمائیں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ جہاں پُرانے احمدی اس رُوحانی جہاد میں شامل ہیں وہ اپنے نومبایعین بھائیوں کو بھی اس رُوحانی جہاد میں شامل فرمائیں اور ہمیں علم ہے کہ اللہ کے فضل وکرم سے گزشتہ سال کی ایک لاکھ بیعتوں میں جہاں پُرانے احمدیوں کا دخل ہے وہاں اُن سے کہیں بڑھ کر خود نئے احمدیوں نے نئے جوش وخروش اور جذبۂ اخلاص کے تحت اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو اس خدائی نعمت میں جس کا نام احمدیت ہے شامل فرمایا ہے اور ہم خود بھی ایسے نومبایعین کو جانتے ہیں جنہوں نے گزشتہ سال یا اس سے پیوستہ سال خود بیعت کی اور اب اللہ کے فضل سے وہ ہزاروں سعید رُوحوں کو حلقہ بگوشِ احمدیت کر چکے ہیں۔الحمد للہ کہ ایسے نئے داعی الی اللہ پورے ہندوستان میں پھیلے پڑے ہیں۔

اس موقع پر ہم ایک بات اپنے دعوت الی اللہ کرنے والے بھائیوں کی خدمت میں اپنے ذاتی تجربہ سے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ دُنیا اس وقت آپ کی شدید منتظر ہے، دنیا اس وقت شدید پیاسی ہے اور اس کی پیاس صرف اور صرف احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی رُوحانی تعلیم سے ہی بجھ سکتی ہے۔ تقسیم ہند کو پچاس سال ہو چکے ہیں ان پچاس سالوں میں ہندوستان کے مسلمان بے حد مظلوم ہو چکے ہیں۔ مذہب کے ٹھیکیداروں نے اور ملاؤں نے ان کو صرف لُوٹا ہے۔ان کا اور ان کی اولادوں کا کچھ بھی بھلا نہیں کیا۔ آج مسلمان اوروں کی نسبت انپڑھ رہ گئے ہیں ان کی اولادیں دین ودنیا کی تعلیم سے غافل ہیں آج مسلمان عورتیں ہندو عورتوں سے بھی بڑھ کر شرک اور وہم پرست ہو گئی ہیں۔ اور ان کو مختلف قسم کے تعویذوں۔ گنڈوں اور وہموں کا شکار بنانے والے اسلام کے ٹھیکیدار یہ ملاں ہیں جو غریبوں کی محنت کی کمائی کو جونکوں کی طرح جھوٹ بول بول کر چوس رہے ہیں۔وہ نہ تو نکاح بغیر معاوضے کے پڑھاتے ہیں اور نہ جنازے کو بغیر فیس لئے دفن ہونے دیتے ہیں۔ انہوں نے بچوں کے ختنے اس قدر مہنگے کر دیئے ہیں کہ غریب مسلمان بہتر سمجھتے ہیں کہ بچوں کو بغیر ختنے کے ہی چھوڑ دیا جائے۔

ایسے میں ان مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمانوں کو ہماری ضرورت ہے اور آپ جا کر دیکھیں آپ ان کو آنکھیں بچھائے آپ کی انتظار میں پائیں گے۔ہاں بعض شیطان حق کے دشمن بھی ہیں وہ آپ کا راستہ بھی روکیں گے لیکن یہ لوگ اور ان کے شیطانی منصوبے دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے اُڑ جاتے ہیں۔

پس آنے والی اس پانچویں عالمی بیعت کے رُوح پرور نظارے کیلئے اپنے آپ کو پوری طرح تیار فرمائیں۔ جس میں ایک مرتبہ پھر پانچوں برِاعظموں کے نمائندوں کے ذریعہ لاکھوں سعید روحیں ان مبارک پانچ انگلیوں کو تھامے ہوئے اُس دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کریں گے جس کے ہاتھ کی برقی قوت سے آج قوموں کی وحدت اور اُن کی رُوحانی طاقت وابستہ ہے۔ (منیر احمد خادم)

ارشاد نبوی
الدین النصیحة
(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)
(منجانب)
رکن جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا :۔
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹک لین کلکتہ 700001
دکان۔ 248-5222,248-1652
رہائش۔ 243-0794, 27-0471

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR
ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA
چیف کوچ۔ محمد عبد السلیم نیشنل باڈی بلڈر انڈیا۔ حیدر آباد
وزن کم کرنے۔ بڑھانے۔ موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں کی جانے والی تمام ایکسرسائز اور خوراک۔ باڈی بلڈنگ کر رہے احباب شیڈول کیلئے باڈی ویٹ ساتھ لکھیں۔ مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں۔ باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کیلئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے۔ مکمل معلومات کیلئے اس پتہ پر رابطہ قائم
تندرستی ہزار نعمت ہے
M. A. SALEEM (BODY BUILDER)
H. NO. 18-2-888/10/71. NIMRA COLONY FALAKNUMA
POST- 500253 HYDERABAD (A.P.) INDIA
Ph. 040-219036 · PAGER: 040-9612-14619 FAX: 040-239408

خطبہ جمعہ

توبہ، استغفار کے ساتھ ممکن ہوتی ہے

استغفار کا معنی ہے گناہوں کے داغ مٹادینا، ان کو کلیۃً چھپادینا، اتنا کہ وہ کالعدم ہو جائے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۴ر اپریل ۱۹۹۷ء بمطابق ۴ر شہادت ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد ان محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

قال رب بما اغويتنى لازينن لهم فى الارض ولاغوينهم اجمعين. الا عبادك منهم المخلصين. قال هذا صراط على مستقيم. ان عبادى ليس لك عليهم سلطٰن الا من اتبعك من الغٰوين. و ان جهنم لموعدهم اجمعين.

(سورہ الحجر آیات ۴۰ تا ۴۴)

یہ مضمون کچھ عرصے سے شروع ہے کہ جب تک انسان ایسی حالت میں جان نہ دے کہ وہ عباداللہ میں شامل ہو چکا ہو یا عباد الرحمان میں شامل ہو چکا ہو اس وقت تک اس کی آئندہ زندگی کے اچھے ہونے کے متعلق کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اس کا برا ہونا بھی لازم نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ چاہے تو جس کو چاہے، جیسے چاہے بخش دے مگر وہ شخص جو مرتے وقت خدا کا بندہ نہ بن سکا اس کے متعلق یہ یقینا کہہ دینا کہ وہ آئندہ زندگی میں نیک اجر پائے گا یا ضرور بخشا جائے گا یہ محض وہم و گمان ہے اور عمومی قاعدے کے خلاف ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ کتنے ہیں جو اس دنیا میں جیتے جی خدا کے بندے بن چکے ہوتے ہیں۔ جب ہم خدا کے بندوں کی صفات پر غور کرتے ہیں جیسا کہ عباد الرحمان کی صفات میں نے آپ کے سامنے کھول کے رکھی تھیں تو ہر شخص اگر اپنے آپ کو کرید کر دیکھے اور تقویٰ رکھتا ہو، کچھ بھی انصاف سے کام لے تو اسے ہر دفعہ اپنے ضمیر کو کریدنے پر ایسے نشان دکھائی دیں گے جو خدا کے بندے ہونے کے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ اگر کلیۃً نہیں تو کہیں نہ کہیں ہر انسان کبھی شیطان کا بندہ بن چکا ہوتا ہے اور اکثر آدمی اکثر صورتوں میں خدا کے سوا شیطان ہی کی عبادت کرتے ہوئے زندگی بسر کر دیتے ہیں۔ کیونکہ جب نفس کی عبادت کرتے ہیں وہ شیطان کی عبادت ہے۔ جب خدا کے احکامات کے بالکل برعکس ایک اپنا طریق ڈھالتے ہیں تو وہ صراط مستقیم تو بہرحال نہیں۔ اور اللہ کے بندوں کے متعلق یہ شرط ہے کہ وہ صراط مستقیم پر چلنے والے ہیں۔ وہ جب صراط سے بھٹکے تو کسی آواز پہ بھٹکتے ہیں کسی اور منظر نے توجہ پھیری ہے اپنی طرف تب جا کے بھٹکتے ہیں ورنہ سیدھے راستے پر چلتا ہوا کون ہے جو اس سے الگ ہٹ کر قدم رکھ دے۔ پس جہاں بھی غیر کی آواز سنائی دیتی ہے اور آپ اس پر توجہ دیتے ہیں وہی موقع ہے آپ کی شیطان کی غلامی کو قبول کرنے کا۔ پرانے زمانے میں بعض کہانیاں ایسی ہوتی تھیں جو ہیں تو بظاہر ناممکن جنوں بھوتوں کی کہانیاں لیکن ان میں سبق ایسے ہوتے تھے جو سچائی کے سبق تھے۔ آج کل کے زمانے میں تو سبق آموز کہانیوں کا رواج بھی مٹ چکا ہے۔ اکثر کہانیاں وہ ہیں جو محض جہالت پیدا کرتی ہیں۔ لیکن ایک زمانہ تھا جب انسان میں اعلیٰ قدروں کی پہچان تھی اور اعلیٰ قدروں کو زندہ رکھنے کی خواہش ہوا کرتی تھی اس لئے کہانیاں بنانے والے بھی ایسی کہانیاں بناتے تھے اگر ان میں ڈوب کر دیکھیں تو کوئی نہ کوئی سبق ان میں ملے گا۔ ایک ان میں سے ایسی طرز کی کہانیاں تھیں جن کی طرز ایک ہی تھی اگرچہ کردار بدل جاتے تھے کہ انسان یا ایک شہزادے کو ایک مہم سر کرنی ہے مگر شرط یہ ہے کہ دائیں بائیں سے جو آوازیں آئیں گی ان سے متاثر ہو کر دائیں یا بائیں نہیں دیکھنا۔ اپنے رستے سے ہٹنا نہیں ہے۔ اگر رستے سے ہٹ گئے، اگر کسی حرص کی آواز پر لبیک کہہ دیا، یا کسی خوف دلانے والی آواز سے ڈر کر بدک گئے تو دونوں صورتوں میں تم وہیں پتھر کے ہو جاؤ گے۔ اب یہ کہانی تو بظاہر ناممکنات کی کہانی ہے مگر مذہبی دنیا میں بعینہ یہی ہوتا ہے۔ انسان جب صراط مستقیم پر چلتا ہوا باہر کی آوازوں پر کان دھرتا ہے تو وہیں سے اس کے لئے روحانی لحاظ سے مرنے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے اور پتھر ہونے سے یہی مراد ہے۔ اور جب وہ بھٹک جاتا ہے، اس راہ کو چھوڑتا ہے تو اس کی روحانی زندگی وہیں ختم ہو جاتی ہے پھر وہ شیطان کا بندہ بن کر باقی زندگی بسر کرتا ہے۔ یہ مضمون تو بالکل کھلا کھلا اور واضح ہے لیکن کہانیوں میں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اکثر ہیں جو باوجود سمجھانے کے، باوجود تاکید کے، باوجود بتانے کے کہ اتنا بڑا خطرہ درپیش ہے ڈرانے والی آوازوں کی کوئی بھی حقیقت نہیں، حرص و ہوا دے کر اپنی طرف بلانے والی آوازوں میں کچھ بھی جان نہیں وہ تمہیں کچھ بھی عطا نہیں کر سکیں گی اس لئے بالکل پرواہ نہیں کرنی، اس سمجھانے کے باوجود اکثر ہیں جو پتھر کے ہو جاتے ہیں۔ تو سفر میں وہ شہزادہ جو کامیاب ہو کر آخر اپنے مقصد تک بامراد پہنچ جاتا ہے وہ رستے میں جگہ جگہ پتھروں کے لوگ دیکھتا ہے۔ پتھروں کے بت بنے ہوئے، کہیں پتھروں کی عورتیں ہیں، کہیں پتھروں کے مرد ہیں اور بالآخر جو زندگی پاتا ہے تو اس سے پتھر بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔ اب یہ کہانی دیکھو کتنی عجیب و غریب اور مصنوعی ہے لیکن نبوت کے مضمون پر کیسے صادق آتی ہے، حرف بحرف پوری اترتی ہے۔ نبی کا زمانہ وہ ہے جب کہ سب دنیا ان آوازوں کی طرف کان دھرتی ہے، ان طمع کے مقامات کی طرف بڑھتی ہے جو اسے دکھائی دیتے ہیں۔ سبز باغ دکھائی دیتے ہیں کہ یہاں آؤ یہاں تمہیں جنت ملے گی، یہاں عیش و عشرت کے سامان ہیں، تمہاری لذت کے سامان ہیں۔ جب انسان ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے، ان تک پہنچتا ہے تو اس وقت اس کو سمجھ آتی ہے کہ یہ لذت تو عارضی سی چیز تھی اور ہر لذت کے ساتھ کوئی دکھ لگا ہوا ہے۔ ہر لذت کے ساتھ جو اس قسم کی لذت ہے جو خدا کی عطا فرمودہ لذتوں سے باہر ہے کسی کی حق تلفی بھی ہے، کسی اور انسان کی جائیداد پر ہاتھ مارنے کے بغیر یہ جنت نہیں ملتی۔ کسی اور شخص کے رشتے داروں اور عزیزوں پر ہاتھ ڈالے بغیر یہ جنت نہیں ملتی۔ جب وہ ہاتھ ڈالتا ہے ایسی جنتوں پر تب اسے سمجھ آتی ہے کہ یہ جنت کسی نہ کسی کے لئے جہنم ضرور پیدا کرتی ہے اور بغیر جہنم پیدا کئے جنت ہو ہی نہیں سکتی۔ اور کچھ دن کے بعد پھر جنت بھی مٹ جاتی ہے۔ اور جنت والے کے لئے جہنم چھوڑ جاتی ہے۔ کبھی بھی نیک انجام نہیں ہوتا۔ تو یہ کہانی انبیاء کے وقت میں لفظاً لفظاً بعینہ پوری ہوتی ہے کوئی بھی اس میں شک نہیں۔

ایک وجود ہے وہ ایک شہزادہ روحانی سلطنت کا جو خدا کا نبی ہوتا ہے وہ دائیں دیکھتا ہے نہ بائیں دیکھتا ہے، سیدھا اپنے خدا کی طرف نظر رکھے ہوئے بڑی بہادری کے ساتھ اس راہ پہ چلتا ہے اور اسی کی زندگی کا نقشہ ہے جو "لاحول ولاقوة الا بالله" میں کھینچا گیا ہے۔ **اور ان شیطانی آوازوں سے بچنے کا طریق بھی قرآن کریم کی اس آیت نے ہمیں سمجھا دیا کہ دیکھو اپنی طاقت سے تم بچ نہیں سکو گے یہ ورد کرتے ہوئے آگے بڑھو، "لاحول ولا قوة" کوئی بھی خوف نہیں ہے۔ "ولا قوة" اور کوئی طاقت نہیں ہے مجھے اچھا بنا دینے کی یا مجھے کچھ عطا کرنے کی "الا باللہ" اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔** یہ اگر ورد جان رہے، اگر اس کا مضمون سمجھ آجائے اور انسان کامل یقین رکھے تو یہاں توحید کی عبادت شروع ہوتی ہے۔

توحید میں ایک نفی بھی ہے پھر مثبت بات ہے۔ پہلے 'لا' کا اقرار ہے کہ کوئی بھی نہیں مگر "لاحول و لا قوة" نے دو پہلوؤں سے توحید کو روشن کر دیا۔ ایک یہ کہ تمہیں جو خدا کے سوا کوئی نعمت کی بات عطا کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ نعمت وہی ہے جو خدا عطا کرے یا اس کے قوانین کے تابع تمہیں نصیب ہو۔ اگر خدا کے سوا کوئی

اپنے عذاب سے ڈراتا ہے جیسا کہ فرعون نے ڈرایا تھا جیسا کہ آج بھی خدا کے نام پر اس کے بھٹکے ہوئے بندے بعض دوسروں کو ڈراتے ہیں کہ اگر تم نے خدا کی آواز پر لبیک کہا تو ہم سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ کہتے تو یہ ہیں کہ تمہاری آواز جس پر لبیک کہہ رہے ہو شیطان کی ہے مگر وہ خود شیطان ہوتے ہیں اور اسی طرح شیطان بھیس بدل بدل کر جیسا کہ قرآن فرمارہا ہے بعض دفعہ نصیحت کے رنگ میں بعض دفعہ دھمکانے کے رنگ میں نیکی کا لبادہ اوڑھ کر آتا ہے۔ کہتا ہے اس راہ سے ہٹ جاؤ ورنہ بہت برا سلوک کیا جائے گا۔ جو ڈر جائیں وہ وہیں پتھر ہو جاتے ہیں یعنی ان کا روحانی وجود ختم ہو جاتا ہے۔ مگر نبی نہ صرف خود بچ کر چلتا ہے اور ہمیشہ 'لاحول و لا قوۃ الا باللہ' کا مضمون پیش نظر رکھتا ہے بلکہ یہ توحید کا شہزادہ جب منزل تک جا پہنچتا ہے جہاں خدا اسے قبول فرمالیتا ہے تو جس پتھر پر پھونک مارے وہ پتھر جاگ اٹھتا ہے، صدیوں کے مردے زندہ ہو جاتے ہیں۔ تو دیکھو کیسا کہانی کے اندر ایک گہرا سبق موجود ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی ایک رویا ایسی ہی دیکھی تھی اور "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" ورد کرتے ہوئے اپنے آپ کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھا اور ساری بلائیں غائب ہو گئیں۔ ایک نظارہ میں نے خود بھی دیکھا بعینہ اسی قسم کا لیکن اس میں 'خدا کے فضل ور رحم کے ساتھ' نہیں بلکہ " رب کل شئی خادمك رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا" کی دعا تھی جس نے مجھے بچایا اور ساری منزل خدا کے فضل کے ساتھ خیر و عافیت سے طے ہوئی یعنی اردگرد کے خوف اور اردگرد کی حرص اور طمعیں کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں۔

تو یہ ایک صرف رویا کا تجربہ نہیں، عملی دنیا میں یہی ہوتا ہے۔ **پس کسی نہ کسی دعا کے سہارے آپ کو صراط مستقیم پر قائم رہنا ہوگا اس کے بغیر ناممکن ہے۔** اور نبی جب ایک دفعہ صراط مستقیم عطا کر دے تو پھر بھٹکنے کا دوبارہ سامان " غیر المغضوب علیھم ولا الضالین" کا مضمون پھر چل پڑتا ہے۔ تو یہ خیال کر لینا کہ میں نے اپنے مقصد کو پالیا اور میں مقام محفوظ پہ پہنچ چکا ہوں تو یہ محض وہم ہے، ایک دل کا دھوکہ ہے۔ انبیاء کو اس لئے معصوم کہا جاتا ہے کہ انبیاء اس سڑک پر چلتے ہوئے بھی خدا کی حفاظت میں اس طرح کلیۃً لپیٹے جاتے ہیں گویا خدا کی گود میں آ گئے۔ بظاہر چلتے ہیں مگر خدا کی گود میں آگے بڑھتے ہیں۔ یہ مقام معصوم ہے مگر ہر شخص کو یہ مقام نصیب نہیں ہوتا اور ہر شخص کے لئے جو نبیوں کی پیروی کرتا ہے اگر اس پیروی میں کوتاہی کرے تو یہ خطرہ موجود رہتا ہے کہ اس راہ پر چلتے ہوئے بھی وہ بالآخر مغضوب ہو جائے یعنی اس راہ کے تقاضے پورے نہ کر سکے یا ضالین ہو جائے دنیا کی لذتوں میں کھویا جائے اور راہ سے ہٹ جائے۔

پس دونوں طریق وہی پتھر بنانے والے طریق ہیں اور شیطان کی عبادت کے مختلف نام رکھ دئے گئے ہیں کیونکہ ہے شیطان ہی کی عبادت، جب بھی صراط مستقیم سے آپ کسی خوف یا حرص کے نتیجے میں اپنے قدم ہٹائیں گے تو وہیں سے خدا کی عبادت ختم اور شیطان کی شروع۔ اس مضمون کو خوب اچھی طرح سمجھنے کے باوجود پھر کتنے ہیں جو ان آوازوں پر دھیان نہیں دیتے۔ اب یہ جو سوال ہے اسکا جواب ہر شخص خود دے سکتا ہے اور ہر شخص اگر تقویٰ کا کوئی بھی شائبہ اپنے اندر رکھتا ہے تو جواب دے گا کہ ہاں بسا اوقات کئی دفعہ ظاہر طور پر کئی دفعہ مخفی طور پر لاعلمی میں میں شیطان کی آواز پر لبیک کہہ چکا ہوں اور اس راہ سے ہٹ چکا ہوں پھر واپسی کیسے ممکن ہوگی۔ یہ وہ مضمون ہے جس کے متعلق میں آپ کو چند باتیں بتانا چاہتا ہوں۔

خدا تعالیٰ کے نبی ہی کا فیض ہوتا ہے کہ واپسی ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کے انبیاء ان راہوں کی باریکیوں سے خوب واقف ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ خوب کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھٹکی ہوئی جو راہیں خود نہیں دیکھیں ان کو اس صفائی سے بیان فرماتے تھے کہ آدمی حیران رہ جاتا تھا۔ گناہ کی باریک ترین راہوں کو بھی کھول کر روشن فرمادیا کرتے تھے کہ اس طرح بھی گناہ پیدا ہوتا ہے، اس طرح بھی گناہ پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ نعوذ باللہ من ذالک آپ ان راہوں پر چل چکے تھے اس لئے کہ کوئی انسان بھی توحید کی اعلیٰ منزل طے نہیں کر سکتا جب تک ان راہوں کے خطرات سے آگاہ ہو کر ان پر غالب نہ آ چکا ہو۔

پس نبی کے تجربے عام گنہگار کے تجربے سے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ پھر عام لوگ سمجھ نہیں سکتے اس بات کو کیونکہ نبی پر ابتلاء کی بہت باریک راہیں آتی ہیں اور ہر راہ میں وہ کامیابی سے گزرتا ہے۔ ہر باریک سے باریک، چھپے سے چھپے خطرے کو بھی جانتا ہے، پہچانتا ہے اور ہر دفعہ شیطان کی آواز کو رد کرتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے تجربہ اس کا ایسا ہے جو گنہگار کو بھی کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ **گنہگار کو اتنی باریک راہوں سے نہیں گزرنا پڑتا جن باریک راہوں سے نبی گزرتا ہے اور اس کو تقویٰ کی باریک راہیں کہا جاتا ہے، گناہ کی باریک راہیں نہیں کہا جاتا۔** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تجربے کو تقویٰ کی باریک راہیں فرمایا ہے تقویٰ سے مراد ہے بچنا۔ بنیادی معنی یہ ہے۔ تو وہ باریک راہیں جن سے نبی یا خدا کا نیک بندہ بچتا ہوا گزر جاتا ہے۔ اس لئے جب بچ کے گزرتا ہے تو یہ بھی جانتا ہے کہ خطرہ تھا کیا؟ اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس خطرے سے بچا کیسے جا سکتا ہے۔ تو تجربہ اس کا ایسا عظیم الشان، اتنا وسیع ہے کہ جب وہ بیان کرتا ہے تو ہر گنہگار سمجھتا ہے میرے دل کے اندر جھانک کر اس نے دیکھا ہے یعنی ہر باریک سے باریک کیفیت کو جانتا ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اس سے بھی زیادہ بڑی آزمائشوں سے وہ اپنے ذہنی اور قلبی سفر میں گزر چکا ہوتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ہر غلط آواز کو رد کر کے گزرتا ہے، اسے قبول کرتا ہوا نہیں گزرتا۔ اور یہی فرق ہے گنہگار اور معصوم نبی میں کہ گنہگار قبول کرتے ہوئے گزرتا ہے اور دنیا اس سے بھری پڑی ہے۔ نیک بندوں میں بھی کثرت سے ایسے ہیں جو ان ٹھوکروں میں مبتلا ہوئے اور ٹھوکر کھا گئے لیکن پھر اٹھتے ہیں پھر بچ کے گزرتے ہیں۔ تو یہ ہے وہ استغفار کا مضمون جسے تمام تر باریکی کے ساتھ سمجھنا ضروری ہے۔ استغفار کے مضمون میں اگر غلطی کریں گے تو یہ خیال پیدا ہوگا کہ ابھی استغفار کی اور ابھی چھٹی ہو گئی، گناہوں سے توبہ کر لی اور بس ختم۔ **توبہ، استغفار کے ساتھ ممکن ہوتی ہے اور استغفار میں پوری طرح صفائی پیش نظر ہے یعنی ہر طرح کے گناہ کو اتنا اس کو دبا کے ذلیل و رسوا کر دینا کہ وہ پھر دکھائی تک نہ دے۔** اور یہ ذلیل اور رسوا کر کے اس کو دبا ڈالنا یہ دراصل استغفار ہے۔ اور آدم جن پتوں کے پیچھے چھپ رہا تھا وہ استغفار کے پتے تھے۔ اور اس میں بھی اب دیکھیں کتنا باریک فرق ہے ریاکاری اور گناہ دبانے میں۔ ریاکاری کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ پتوں کے پیچھے چھپ جائے، اندر وہی کرتا رہے جو پہلے گناہ تھے اور دیکھنے والے کو پتے دکھائی دیں۔ حقیقی استغفار کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ پتے آ جاتے ہیں تو بدن کے داغ واقعۃً مٹ جاتے ہیں اور انسان کے گناہ ان میں چھپ کر نظر سے غائب ہوتے ہیں۔ اب نظر کس کی تھی جو دیکھ رہی تھی۔ جب اس مضمون کو سمجھیں گے تو استغفار کے مضمون کو ریا کے مضمون سے بالکل الگ دیکھیں گے۔ بائبل نے غلطی کی اور یہ سمجھا کہ وہ ظاہری طور پر خدا کی آنکھ سے چھپ رہا تھا۔ ظاہری طور پر وہ چھپ سکتا ہی نہیں تھا۔ ناممکن ہے کہ کسی درخت کی اوٹ میں، کسی گھاس پھوس کے پردے میں جا کر کوئی انسان اللہ سے چھپ جائے۔

تو وہ استغفار جو شجرہ طیبہ کے پتے تھے جن کے پیچھے وہ اپنے گناہ کو اس طرح ڈھانپ رہا تھا کہ خدا

لو لاك لما خلقتُ الافلاك

ترجمہ۔ (اے محمد ﷺ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا۔ نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مِرا یہی ہے

منجانب۔ محتاجِ دُعا۔ جماعت احمدیہ اتر پردیش

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ 649-04524 ☎

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

کو بھی وہ غائب ہوتا ہوا دکھائی دے، خدا بھی اس گناہ کو نہ دیکھے۔ دیکھ سکنے کے باوجود اگر نہیں دیکھتا تو وہ گناہ مٹ گیا ہے اور یہ کامل استغفار ہے کہ اس کو ڈھانپے مگر دنیا والوں کی نظر سے نہیں اللہ کی آنکھ سے ڈھانپ دے۔ خدا بھی دیکھے تو اس میں اس گناہ کا کوئی نشان باقی نہ رہے۔ یہ کامل استغفار ہے جس کے بعد نئی زندگی پیدا ہوتی ہے اور اسی استغفار کی تلاش دراصل مومن کا حقیقی جہاد ہے۔

پھر جہاد کی راہوں کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت ہی باریکی سے کھول کھول کر بیان فرمایا۔ اور یہ اس لئے کہ آج کے مسائل کا سب سے اہم مسئلہ ہے کہ ہمارا جہاد ہی گناہوں سے نکال کر بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کے پاک بندوں میں شامل کرنا، صراط مستقیم پر چلنے والوں میں ان کو داخل کرنا اور تقدس کا ایسا لباس عطا کرنا ہے جو پھٹتا نہیں ہے۔ جو ہمیشہ ساتھ دیا کرتا ہے۔ اتنا بڑا کام ہے اور ہم خود داغدار اور گنہگار ہیں۔ اگر ہم اپنی صفائی کی طرف توجہ نہیں کریں گے تو ہمارا دعویٰ محض جھوٹ کا دعویٰ ہوگا۔ یہ بات بھول جائیں کہ دشمن ہماری برائیاں دیکھ رہا ہے کہ نہیں، جانتا ہے کہ نہیں۔ یہ سب بے معنی، بے حقیقت باتیں ہیں۔ ایک ہی آنکھ ہے جو خدا کی آنکھ ہے جو دیکھ رہی ہے تو جو دیکھ رہی ہے وہی سچ ہے۔ اس کی نظر میں اگر ہم داغدار ہی مر رہے ہیں، اس کی نظر میں اگر ہم ایسے مر رہے ہیں کہ ہمارے جو بھی گند تھے ہم نے ان کی صفائی کی کوشش بھی نہیں کی تو یہ مرنے والے خدا کے بندوں کے طور پر نہیں مرا کرتے۔ یہ مرنے والے شیطان کے بندوں کے طور پر مرتے ہیں۔ وہ لوگ جو دیانت داری سے صفائی کرتے ہیں، کوشش کرتے ہیں اور پھر اس حالت میں وہ جان دیدیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا احسان اور رحمت ہے کہ وہ ان کو بھی اپنے بندوں میں شمار کر لیتا ہے۔

پس مغفرت کی راہ آغاز میں بھی محفوظ ہے اور انجام میں بھی محفوظ ہے۔ اگر مغفرت کے تقاضے آپ سب پورے کر لیں اور استغفار اس حد تک کریں کہ گناہ کلیۃً مٹ جائے تو یہ مغفرت کا جو اعلیٰ درجے کا تقاضا تھا وہ پورا ہو گیا اس کے اوپر پھر کوئی کامیابی نہیں ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ استغفار میں ہر دوسرے نبی سے ہی نہیں ہر دوسرے انسان سے بھی آگے بڑھ گئے۔ اور جاہل دشمن کہتا ہے کہ اگر گناہ نہیں کئے تھے تو اتنا استغفار کیوں کر رہے تھے۔ ان بیوقوفوں کو پتہ نہیں کہ استغفار کا حقیقی معنی وہی ہے جو میں اب بیان کر رہا ہوں کہ ایسا گناہوں کے داغ، اس کا نشان مٹ جانا، اس کا تصور مٹ جانا کہ خدا کی آنکھ بھی دیکھے تو وہاں اس کو کچھ دکھائی نہ دے۔ پس آنحضرت ﷺ کا استغفار اس اعلیٰ شان کا استغفار تھا کہ گناہوں کی راہوں سے گزرے تو آپ بھی تھے ان گناہوں کی راہوں سے بچتے ہوئے گزرنا اور استغفار کے ذریعے ان کے خیالات کو مٹا دینا یہ سفر تھا جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا خدا جوئی کا سفر تھا اور ہمارے سفر لازماً اس کے تابع ہونگے تو ہمارے لئے نجات کا کوئی امکان پیدا ہوگا تو ایک گنہگار کے لئے بھی اس میں ایک بڑی خوشخبری ہے۔

آنحضرت ﷺ کے سفر کی جو نوعیت اور اس کا جو مرتبہ اور اس کا علو، اس کی بلندی یہ ساری چیزیں عام انسان کے تصور میں بھی نہیں آسکتیں۔ مگر نقش پا جو پیچھے چھوڑ گئے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے، ان کو چومتے ہوئے انسان آگے بڑھ سکتا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ **استغفار کو زندگی کا لازمہ بنانا ہوگا اور استغفار کا معنی منہ سے بخشش مانگنا نہیں۔ استغفار کا معنی ہے گناہوں کے داغ مٹا دینا، ان کو کلیۃً چھپا دینا، اتنا کہ وہ کالعدم ہو جائیں۔**

اب یہ جو تجربہ ہے انسانی زندگی کا یہ نیک لوگوں کے تجربے کے علاوہ عام دنیا کے مسائل میں بھی اسی قسم کے تجربے ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے ایک انسان نے اگر باریک مسائل سمجھنے ہوں تو اس کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ موٹے موٹے مسائل اسی سے ملتے جلتے ہیں ان پر نظر رکھے تو باریک مسائل سمجھ آجاتے ہیں۔ اس لئے قرآن کریم نے ایک قاتل کے متعلق جس نے کسی بڑے آدمی کو بنی اسرائیل میں قتل کیا تھا، "اضربوا" کے لفظ استعمال کئے کہ اگر تم نے تلاش کرنا ہے تو اس سے ملتی جلتی مثالوں پر غور کرو۔ کوئی ایسا قاتل ہے جس کے قتل کی طرز اس طرح کی ہے Modus Operandi کہتے ہیں ہر قاتل کا fy-Modus Operandi بنیادی طور پر ایک ہی ہوتا ہے۔ اس کی جو ساخت ہے دماغ کی وہ جس طریق پر قتل سوچتا ہے خواہ آلہ و ہتھیار بھی بدل جائیں وہ طریق ضرور دکھائی دے دے گا۔ اور چوٹی کے جو سراغ رساں ہیں وہ اس ModUS Operandi کے ذریعے قاتلوں کو پہچانا کرتے ہیں۔

اب یہ بات قرآن کریم نے حضرت موسیٰؑ کو سمجھائی کہ بنی اسرائیل میں جو قتل ہوا ہے ایک بڑے آدمی کا اس کو اس کی مثالوں پر پرکھ کے دیکھو اس شخص کی حرکتیں تمہیں دکھائی دے جائیں گی۔ اس کا ترجمہ غلط کر لیا گیا مگر میں اس تفصیل میں نہیں اس وقت جاتا۔ اصل یہ معنی ہے اس آیت کریمہ کا اور یہاں بھی بہترین طریق، باریک مسائل کو سمجھنے کا یہی ہے کہ موٹی موٹی باتیں جب دکھائی دیتی ہیں ان کے اوپر باریک مثالوں کو پرکھا جائے۔ اب آپ دیکھیں کہ دھوبی کپڑے دھوتا ہے اور کرتا کیا ہے داغ مٹ جائیں۔ اس غرض سے نہیں دھوتا کہ داغ رہیں مگر دکھائی نہ دیں۔ جو اس غرض سے کرتے ہیں وہ منافقت ہے، وہ دکھاوا ہے اور وہ پھر کبھی نہ کبھی پکڑے بھی جاتے ہیں۔ مگر دھوبی جس نیت سے داغ دھوتا ہے وہ استغفار ہے اس کو پٹختا ہے بار بار، پتھروں پر مارتا ہے۔ راتوں کو جاگ کر محنت کرتا ہے اس پر مصالحے ڈالتا ہے کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح یہ داغ بالکل مٹ جائے یہاں تک کہ دکھائی نہ دے۔ تو دکھائی نہ دینے کی کوشش ہر دفعہ منافقت نہیں ہوا کرتی۔ اعلیٰ درجے کی سچائی بھی یہی کام کرتی ہے۔ **منافق گند کو رکھتے ہوئے چھپاتا ہے اور اعلیٰ درجے کا نیک انسان گند کو دور کر کے مٹاتا ہے اور یہاں تک کہ وہ دکھائی نہیں دیتا۔** اب اس میں ایک سیکنڈ میں تو کپڑے نہیں دھل جایا کرتے۔ اگر لوہے کی کوئی چیز ہے جس پر گند لگا ہوا ہے تو دیکھیں آپ کو کتنا وقت لگتا ہے اس کو آہستہ آہستہ گند کو صاف کرنا، ریتوں کے ساتھ، کپڑے مار مار کے، کچھ مصالحے لگا لگا کے بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ اور زندگی کی حقیقتیں خواہ وہ روحانی ہوں خواہ جسمانی ہوں وہ ایک دوسری سے ملتی جلتی حقیقتیں ہیں۔ جو دکھائی دیتی ہیں ان پر تو غور کرو۔ اگر ان پر بھی غور نہیں کرو گے تو جو نہیں دکھائی دیتیں ان پر کیسے غور کر سکو گے، ان کو کیسے سمجھ سکو گے۔

پس داغوں کو دور کرنے کا مضمون جو دنیا میں دیکھتے ہو اپنی روح پر اسی کو چسپاں کرو، اسی کو استعمال کرو تو پھر امید بندھ جاتی ہے کہ اللہ غفورٌ رحیم ہے۔ ہماری زندگی کے مٹ جانے سے پہلے داغ نہ بھی مٹے تو اپنی رحمت سے ان کو دھو دے گا اور کالعدم کر دے گا۔ یہ عفو ہے خدا کا، صرف مغفرت ہی نہیں فرماتا بلکہ عفوّ بھی ہے۔ عفوّ کا یہی مطلب ہے کہ ہے تو سہی مگر صرف نظر فرما لیتا ہے کہ گویا داغ تھا ہی نہیں۔ جب ایک انسان اپنی نظر ہی پھیر لے تو جو چیز موجود ہے وہ بھی دکھائی نہیں دے گی۔ تو خدا کو دکھائی تو دیتا ہے مگر سلوک ایسا فرماتا ہے کہ گویا اس نے دیکھا نہیں یہ عفو کا مقام ہے۔ تو جب خدا تعالیٰ عفو کا وعدہ بھی فرما رہا ہے وہ سہارے بھی عطا کر رہا ہے تو ایک گناہ گار بندے کے لئے مایوسی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کو چاہئے کہ حقائق کی دنیا میں اتر کر معروف حقیقتوں کو پہچانے، ان کی مثالوں کو نسبتاً غیر معروف حقیقتوں پر چسپاں کرے تو اس کی زندگی کا سفر بالکل کھلا کھلا اور صاف اور روشن ہو جائے گا کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو اس کو دکھائی نہ دے سکے۔

بعض دفعہ لوگ سنتے ہیں کہ ایک ہی نظر نے کسی کو پاک کر دیا۔ اب کسی ایک نظر سے کپڑے تو صاف ہوتے دیکھے نہیں کبھی۔ کبھی کسی ایک نظر سے صدیوں کے لگے ہوئے زنگ تو دور ہوتے دیکھے نہیں۔ اور یہ قانون کس نے بنایا ہے۔ کیا اس خدا نے نہیں بنایا جو روحانی قانون کا بھی خالق ہے تو تضاد کیسے ہو سکتا ہے۔ مگر مادی قوانین میں بھی بعض تیزی سے رونما ہونے والے واقعات ہمیں دکھائی دیتے ہیں مثلاً وہ زنگ دار چیز جس کے اوپر سال ہا سال سے زنگ لگا ہوا ہے اس کو رگڑ رگڑ کر صاف کرنا اور دواؤں کے ساتھ صاف کرنا بعض دفعہ ممکن نہیں ہوتا تو انسان اس کو بھٹی میں ڈال دیتا ہے اور جو کام سالوں کی محنت نہیں کر سکتی وہ بھٹی کے چند لمحے کر دکھاتے ہیں لیکن آگ میں جلنا پڑتا ہے۔

پس وہ لوگ جو بعض دفعہ اچانک استغفار کے نتیجے میں زندہ ہو جاتے ہیں وہ لوگ جن کے اندر اچانک ایک انقلاب رونما ہو جاتا ہے ان کی تکلیف بھی اسی حد تک بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور بغیر تکلیف سے گزرے استغفار ہو ہی نہیں سکتا۔ تو اگر آگ بھڑک اٹھی ہے ان کے اندر ندامت کی اور خدا کے حضور شرمندگی کی اور توبہ اپنے اندر ایک جہنم پیدا کر دے تو اس جہنم میں اس کے سارے گناہ بھڑک کر ایک دم ختم ہو جائیں گے۔ پس نئی زندگی اچانک جو ملتی ہے وہ بھی قانون قدرت کے مطابق ہے۔ یا استغفار ایسا کرو کہ زندگی میں ایک انقلاب برپا ہو جائے۔ آناً فاناً تم اس آگ میں جل جاؤ جو خدا تعالیٰ کی ہیبت اور اس کی عظمت، اس کے رعب کی آگ ہے تو پھر یہ درست ہے کہ ایک ہی دن میں تمہاری کایا پلٹ سکتی ہے۔ مگر ایسے لوگ ہیں کتنے۔ کتنے ہیں جن میں یہ توفیق ہے کہ اتنے بڑے عذاب میں سے گزریں کیونکہ واقعۃً گناہ کی زندگی سے کلیۃً اجتناب کر لینا ایک بہت بڑے عذاب کو چاہتا ہے۔

اب یہی وہ عذاب ہے جس میں سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر شخص گزرے گا ضرور، بعض دفعہ آہستہ آہستہ گزرتے ہیں لمبا وقت لیتے ہیں محنتیں کرتے ہیں۔ بالآخر اللہ کا فضل اگر شامل حال ہو تو نجات پا جاتے ہیں۔ کچھ ہیں جن کے اندر ایک دم ندامت اور شرمندگی کی آگ بھڑک اٹھتی ہے اور وہ جو توبہ کرتے ہیں وہ آناً فاناً توبہ ہے۔ پس بعض دفعہ نیک لوگوں کی نظریں جو زندہ کرتی ہیں جیسا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نظریں زندہ کیا کرتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی خدا تعالیٰ نے آپ کی غلامی میں یہی ملکہ عطا فرمایا کہ بعض دفعہ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ دیکھا اور کایا پلٹ گئی، ایک نیا وجود پیدا ہو گیا۔

تو جس حد تک وہ وجود پیدا ہوتا ہوا ہمیں نظر آتا ہے ہم اسے ایک غائبانہ معجزہ سمجھتے ہیں جس میں

قانون قدرت کار فرما نہیں ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ وہ نظر ان پر کام کرتی ہے جن کے دل کے اندر ایسا انقلاب پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ ہر قسم کے دکھ کو برداشت کرنے کے لئے نہ صرف آمادہ ہوتے ہیں بلکہ برداشت کرنا شروع کر دیتے ہیں اور بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں ان کو۔ ہر لذت کی چیز سے اپنی ناآشنائی گویا کبھی واقف ہی نہیں ہوئے تھے اس کے۔ تمام زندگی کے آراموں کو تج دیا، ایک نئی فقیرانہ زندگی بسر کرلی، جو کچھ تھا ہاتھ میں وہ سب کچھ کھو بیٹھے ہوئے تھے یہ وہ استغفار ہے جو بھڑک اٹھتا ہے بعض دفعہ۔ اور یہ استغفار قربانی ضرور دیتا ہے۔ یہ خیال نہیں ہے کہ نظر پڑی اور آپ ٹھیک ہو گئے تو نظر کے نتیجے میں اگر قربانی بھڑک اٹھے، ایک دم ایسی بھڑکے کہ اس کے شعلے آپ کی ذات کے ہر غیر اللہ کے وجود کو بھسم کر ڈالے تو یہ اچانک ہونے والا واقعہ یہ واقعہ رونما ہوتا ہے لیکن فرضی طور پر کہانیوں کے رنگ میں نہیں بلکہ قانون وہی ہیں۔

پس آپ خواہ قیمت ایک سال سر گرٹر گڑ کر دیں، خواہ اچانک دے دیں قیمت تو دینی پڑے گی۔ اور ہر چیز جو حاصل کی جاتی ہے اس کی قیمت دینی پڑتی ہے۔ پس اس فرضی دنیا میں نہ رہیں کہ اچانک کسی کی نظر ٹھیک کر دے۔ کسی بزرگ کی قبر پر دعا ہو گئی تو آپ زندہ ہو گئے۔ یہ سب جھوٹ ہے، فساد ہے، یہ شیطانی ہے۔ اس کو اللہ اور اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے مضامین کے ساتھ کوئی بھی تعلق نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استغفار کی راہوں کو اور بعض ایسی غلط فہمیوں کو جو اس رستے میں لوگوں کو درپیش ہوئیں خوب کھول کھول کر بیان فرمایا ہے۔ مگر سب سے پہلے شاید میں نے آیات جو تلاوت کی تھیں ان کا ترجمہ نہیں کیا تھا۔ یہ سورہ الحجر کی آیات چالیس تا چوالیس تھیں جن کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی۔ ﴿قال رب بما اغویتنی لازینن لھم فی الارض ولاغوینھم اجمعین﴾. شیطان نے کہا اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ قرار دے ہی دیا ہے اس میں بھی ایک بڑی حکمت کی بات ہے۔ شیطان جانتے بوجھتے شرارت کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ سے جو کلام کرتا ہے اس میں کوئی جھوٹ نہیں بولتا ویسے کہتا ہے جب تو نے مجھے گمراہ قرار دے دیا ہے تو یہ تو لازمی بات ہے کہ تیرا فیصلہ درست ہو گا۔ اگر یہ فیصلہ درست ہے تو پھر مجھے گمراہ کے طور پر اب رہنا پڑے گا۔ اب گویا میرا مقدر بن گیا کہ قیامت تک اب میں گمراہ ہی رہوں گا۔ تو نے مجھے کہہ جو دیا کہ تو قیامت تک گمراہ ہے۔ تو پھر قیامت تک گمراہی کے کام کیوں نہ کروں اور میرا نفسی انتقام ایک یہ ہے کیونکہ مغرور انسان جب مارا جاتا ہے تو اس کا دل کچلا جاتا ہے، وہ انتقام کی راہیں تلاش کرتا ہے۔ تو گویا خدا تعالیٰ سے شیطان نے اس کی بات مانتے ہوئے بھی انتقام کی ایک راہ تجویز کی ہے۔ وہ کہتا ہے بہت اچھا میں گمراہ، میرا اب یہ مقصد بن گیا کہ ﴿لازینن لھم فی الارض ولاغوینھم اجمعین﴾ کہ جو بھی بندے ہیں تیرے پیدا کردہ اور جن کو تیرے غلام ہونا چاہئے میں ان سب کے لئے زینت کے ایسے ایسے سامان پیدا کروں گا یعنی ایسی ایسی زینت کی جگہیں دکھاؤں گا ان کو اور ﴿ اغوینھم اجمعین ﴾ اور ان کو گمراہ کرنے کے دوسرے ذرائع بھی اختیار کروں گا یہاں تک کہ وہ سارے کے سارے تجھے چھوڑ دیں گے۔ پس میں اپنی غلامی کرنے والوں کی تعداد بڑھا لوں گا اور تیری عبادت کرنے والوں کی تعداد کم کر دوں گا اور یہ ہے میرا انتقام کہ تو نے مجھے کیوں گمراہ قرار دیا۔ لیکن جانتا ہے کہ بعض پر اس کی بس نہیں چل سکتی۔ یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ جو سچا خدا کا بندہ ہے اس پر شیطان کا ذرہ بھر بھی اثر نہیں ہو سکتا۔ تو ساتھ ہی کہہ دیا ﴿ الا عبادك منھم المخلصین ﴾ اجمعین ہونگے کثرت کی وجہ سے مگر جو تیرے بندے تیرے مخلص ہو چکے ہیں اور یہاں مخلِصین نہیں بلکہ مخلَصین بتلایا گیا ہے۔ قرآن کریم نے شیطان کی طرف جو لفظ منسوب کئے ہیں وہ "مخلَصین" ہیں وہ بندے جن کو تو نے خالص کر دیا ہے، جو تیرے نزدیک خالص ٹھہرے ہیں، وہ نہیں جو اپنے اخلاص جتاتے پھرتے ہیں، وہ بندے جو ہیں وہ تو میرے دائرہ اثر سے ہی باہر ہیں میری ان پر کوئی پیش نہیں جائے گی۔ تو وہ محفوظ بندے ہیں ان بندوں میں ہو کر مرنا ہے یہ ہمارا مقصد حیات ہے اور ان باتوں کو سمجھا رہا ہوں میں آپ کو تاکہ باریک سے باریک راہیں دکھائی دیں اور پتہ چلے کہ ان باتوں کا لحاظ کئے بغیر ہم مخلصین میں شامل نہیں ہو سکتے۔ بندے تو رہیں گے ہی۔ ہر چیز جو پیدا ہوئی وہ خدا ہی کا بندہ ہے۔ ﴿قال ھذا صراط علی مستقیم ﴾ وہ جو میں نے بات کی تھی کہ سیدھے رستے پر چل کر پھر بھی لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں اور سیدھا رستہ کوئی لکا چھپا رستہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ ھذا صراط علی مستقیم ﴾ یہ دیکھو میری راہ کتنی صاف کھلی کھلی اور سیدھی راہ ہے اس راہ پر چل کر کوئی بھٹک سکتا ہی نہیں۔ مستقیم کا ایک یہ معنی بھی ہے۔ جو سیدھی راہ ہے اس میں بل فریب کے ساتھ آپ کیسے چل سکتے ہیں۔ بندوق کی نالی اگر سیدھی ہے تو گولی سیدھی ہی گزرے گی اس لئے ٹیڑھی نالی میں سے تو ٹیڑھا سفر ہوا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے تیرے بن ہی نہیں سکتے اگر صراط مستقیم پر رہیں۔ کیونکہ صراط سیدھی ہے تو ان کو بھی سیدھا ہی چلنا ہو گا۔ پھر ﴿ ان عبادی لیس لك علیھم سلطان ﴾ میرے بندے وہ ہیں تجھے ان پر ایک ذرہ بھی غلبہ نصیب نہیں ہو گا۔ سلطان غلبے کو کہتے ہیں۔ سلطان، کسی قسم کا کوئی غلبہ نصیب نہیں ہو گا۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ میرے بندے ہوں اور تیرے بن جائیں ﴿الا من اتبعك من الغٰوین ﴾ اور جو باقی ہیں ان پر بھی تجھے غلبہ نہیں ہے۔ تجھے غلط فہمی ہے۔ جب تک وہ تیرے نہیں ہونگے تیرے پیچھے نہیں چلیں گے۔ اس لئے تیرا یہ تکبر بھی جھوٹا ہے کہ میں تیرے بندوں کو اپنا بنا لوں گا۔ میرے بندے تو میرے ہی رہیں گے۔ جو میرے ہوتے ہوئے خود تیرے ہونگے وہ تیرے پیچھے جائیں گے اور ان پر فخر کرنا بالکل بے معنی بات ہے کیونکہ وہ اپنی ذات میں ہی اندرونی کجیوں کی وجہ سے تیری طرف جانے کی تمنا رکھیں گے تو جائیں گے میرے بندوں کو زبردستی تو نہیں کھینچ سکتا۔ ﴿ و ان جھنم لموعدھم اجمعین ﴾ اور پھر اجمعین ان سب کا ٹھکانہ کلیۃً جہنم ہی ہے۔ اتنی واضح کھلی کھلی بات بیان فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے جو توقع رکھتا ہے وہ کوئی چھپی ہوئی توقع تو نہیں ہے۔ صراط کھول دی گئی ہے۔ سیدھا رستہ ہے اس پر چلو، جہاں آوازیں آئیں وہاں خیال کرو کہ یہ آوازیں کیسی ہیں اور اگر صراط سے ہٹنے کی آوازیں ہیں تو جھوٹی ہیں۔ اب اس میں کون سی مخفی بات ہے۔ جب بھی انسان گناہ کرتا ہے تو سچ پر قائم رہتے ہوئے گناہ ہو ہی نہیں سکتا۔ آواز میں کوئی ٹیڑھا پن ضرور ہوا کرتا ہے اور اسے قبول کرنے سے پہلے انسان سمجھ چکا ہوتا ہے کہ یہ ٹیڑھی بات ہے اس لئے دھوکے کا کوئی سوال نہیں رہا۔ جو انسان قدم اٹھاتا ہے جان بوجھ کر اپنی اندرونی کجی کی پیروی کرتے ہوئے وہ راہ سے بھٹکتا ہے اور جب بھٹک جاتا ہے تو پھر شیطان کی غلامی کا دور شروع ہو جاتا ہے۔

"اتبع" کا لفظ بتا رہا ہے کہ " غاوین" جو ٹیڑھے ہوں وہ محض ایک غلطی کی وجہ سے کلیۃً شیطان کے بندے نہیں بن جایا کرتے۔ ایک غلطی کی وجہ سے شیطان کے قبضے میں آنا شروع ہو جاتے ہیں پھر اس کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ پس جو لگیں گے وہ بھی خود ہی لگیں گے تیرے پیچھے اور ایک ٹھوکر کے بعد پھر اگلی، اگلی کے بعد پھر اس سے اگلی اور یہ سلسلہ ہے جو سلسلہ وار آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پس اپنے نفسوں میں ہر انسان دیکھ لے اپنا جائزہ لے لے تو یہ کوئی اتنے بڑے عارفانہ مضامین نہیں ہیں کہ سمجھ ہی نہ آئیں۔ اتنی کھلی کھلی باتیں ہیں اور قرآن نے اتنی کھول دی ہیں کہ اس کے بعد کسی کے لئے آنکھیں بند کر کے یہ خیال کرنا کہ مجھے پتہ نہیں تھا میں اس لئے کر رہا ہوں بالکل جھوٹ ہے۔ کوئی بھی انسان اگر یقین کر لے کہ فلاں شخص شک میں مبتلا تھا اور پھر اس سے یہ غلطی ہوئی ہے اس کو سزا نہیں دیا کرتا۔ اگر اس میں انصاف ہو تو نہیں دیتا۔ چنانچہ قانون کی زبان میں کہتے ہیں اس کو Benefit of doubt دے رہے ہیں۔ نظر تو آرہا ہے کہ غلطی کی ہے اس نے مگر ہم اس بات کا اس کو بینیفٹ یعنی فائدہ پہنچا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ شک کا فائدہ کیوں نہ دے گا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے مضامین اتنے کھول دیئے ہیں کہ شک کی گنجائش ہی کوئی نہیں چھوڑی۔ ہر انسان اپنے نفس کو جانتا ہے۔ ہر انسان ہر غلطی کے وقت سمجھ رہا ہوتا ہے کہ یہ غلطی اب میں کیوں کر رہا ہوں اور کوئی حرص ہے اور ہر غلطی میں کسی کی حق تلفی ضرور ہوتی ہے۔ ہر غلطی میں توازن ضرور بگڑتا ہے۔ جب تجارت کے ذریعہ جائز طریق سے آپ کوئی دولت حاصل کرتے ہیں تو کبھی آپ کے ضمیر نے چٹکی نہیں لی لیکن جو رشوت کے ذریعہ دولت حاصل کرتا ہے یا دھوکہ دے کر لیتا ہے تو پہلی دفعہ ضرور ضمیر چٹکی بھرتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس کو چٹکی محسوس نہ ہوئی ہو۔ پھر "اتبع" کا مضمون شروع ہو جاتا ہے۔ پھر وہ شیطان کی پیروی شروع کر دیتا ہے، اس کے خطوات پر چلنے لگتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ وہ آوازیں مر گئیں، وہ درد کے احساس مٹ گئے اور یہ وہ مرض ہے جو پھر انسان جو ہے پتھر کا ہو جاتا ہے۔ پتھر نہ سنتا ہے نہ اس کو کوئی احساس رہتا ہے۔ پس ضمیر کے پتھر ہونے کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ احساسات سے عاری ہو جاتا ہے۔

اور قرآن کریم نے جو فرمایا کہ جہنم میں جہنم کا ایندھن انسان اور پتھر ہونگے تو وہاں بھی یہی پتھر ہونگے۔ انسان تو وہ ہیں جن کے اندر کچھ انسانیت کا غلبہ باقی تھا۔ پس وہ سزا سے بچیں گے تو نہیں لیکن اس سے بڑھ کر گنہگار ایسے بھی ہیں جو پتھر ہو چکے تھے اور بڑی بھاری تعداد ہے ایسے پتھروں کی آج کی دنیا میں جن

C.K ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOOD FURNITURE
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

☎ 543105
STAR CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105 661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے ان کا جنہم کا ایندھن بنالازمی اور یقینی ہے۔ تو ان باتوں کو سمجھتے ہوئے استغفار کی طرف قدم بڑھانا ضروری ہے اور استغفار کو اس کی باریکیوں کے ساتھ سمجھنا ضروری ہے۔

اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات میں آج شروع کروں گا اور انشاء اللہ آئندہ خطبے میں بھی جاری رکھوں گا۔ "توبہ کی حقیقت" یہ ملفوظات جلد نمبر ایک صفحہ ۳ تا ۴ سے عبارت لی گئی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مجلس میں فرمایا، "گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے" یعنی ایک فقرے میں عیسائیت کی عمارت کلیۃً منہدم کر دی گئی۔ ایک ہی فقرہ ہے لیکن ساری عیسائیت کی عمارت خاک میں ملا دی گئی۔ ان کا تصور یہ ہے کہ آدم کو تو پیدا کیا تھا خدا نے مگر گناہ کا حقیقی علاج مسیح کو بتایا اور اس تمام عرصے میں مسیح کی آمد سے پہلے پہلے گناہ کا حقیقی علاج ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے" اچھا اب معاف بھی تو کرنا ہے، کیا کریں ان سے۔ پھر وہ مسیح کو پیدا کر دیا۔ آپ نے بھی قانون قدرت کا حوالہ دیا ہے۔ جیسا کہ میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ جو چیزیں دکھائی دیں وہ جو خدا نے پیدا کی ہوں اور خدا کے بنائے ہوئے قوانین ہوں ان کو آپ سمجھیں تو جو قانون نظر سے اوجھل ہیں وہ بھی سمجھ آجائے گی۔ یہی طریق اختیار کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "جیسے مکھی کے دو پر ہیں کہ ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر" بیک وقت موجود ہیں۔ یہ نہیں کہ زہر پیدا کیا اور مکھی کے شفا کا پر بعد میں پیدا ہوا۔

اور یہ جو عادت ہے مکھی کی آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی کہ مکھی جب بھی گرتی ہے بائیں طرف گرتی ہے اور بائیں طرف گرنے سے ایک بات تو یہ پیدا ہوتی ہے کہ چونکہ وہ گند کھاتی ہے اس لئے بایاں پر گند میں مبتلا ہو گا اور جراثیم لپٹیں گے تو بائیں پر سے لپٹیں گے۔ جب بیٹھ کے جھکے گی ایک طرف تو بائیں طرف جھکے گی۔ دودھ میں گرتی ہے تو بائیں پر کے ساتھ گرتی ہے جب آپ دیکھیں گے تو ٹیڑھی اس کو تیرتا ہوا دیکھیں گے۔ فرمایا اس کا دایاں پر بھی ڈبو دو اس میں شفا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حدیث کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔ اسی کا حوالہ دے رہے ہیں کہ مکھی کے اندر جہاں زہر پیدا فرمایا گیا، شفا بھی ساتھ ہی پیدا فرما دی گئی اور یہ ہمیشہ سے اسی طرح ہے۔ نہ مکھی کی عادت بدلی نہ یہ مضمون تبدیل ہوا یہ تو ی طرح چلا آرہا ہے۔ صرف یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ شفا کیسے ہو گئی۔ یہ وہم تو نہیں کہیں کہ دوسرے پر میں شفا ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کو کم سے کم ہومیو پیتھ تو ضرور سمجھ سکتے ہیں کیونکہ انسانی رد عمل ایک طبعی امر ہے۔ کم سے کم میں نے کہا تھا ورنہ سارے اہل علم ضرور سمجھ سکتے ہیں۔ مگر ہومیو پیتھ کے لئے تو مفر ہی کوئی نہیں اس کو سمجھے بغیر، اس کو مانے بغیر اس کا علم ہی باطل ہو جائے گا۔ ہر وہ وجود جس کے اندر کوئی زہر حملہ آور ہو اس کے خلاف ایک رد عمل اس میں پیدا ہوتا ہے اور مدافعت کی ایک طاقت پیدا ہوتی ہے۔ پس اگر ایک پر اونچا رکھتی ہے مکھی اور دوسرا گرتا ہے گندگی میں تو وہ پر جو ہمیشہ الگ رہا ہے اس میں مدافعت کی طاقت پیدا ہو جائے گی۔ اب یہ وہ مضمون ہے جس کو احمدی سائنس دانوں کو دیکھ کر، گہرائی میں اتر کر حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کرنا چاہئے۔ مگر مسلمانوں میں یہ عادت ہے کہ کام انکے اور وہ بھی غیر کریں۔ صداقت اسلام ثابت کرنی ہے تو غیروں کے پاس جاؤ، اپنے جھٹلانے پر ہی لگے رہیں۔ ایسے ایسے جاہلانہ تصور باندھیں کہ جو مومن ہو وہ بھی کافر ہو جائے اس لئے اب اس دور کر بدلو۔

اب احمدیت کا دور ہے۔ اب ہمیں تحقیقات خود کر کے تو دنیا کے سامنے وہ حقائق پیش کرنے چاہئیں جو قرآن اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت کے زندہ نشان ہیں مگر ابھی دکھائی نہیں دے رہے۔ یہ بھی ان میں سے ایک ہے مگر اصل مضمون یہی تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں دونوں چیزیں اکٹھی پیدا ہوئی ہیں زہر ہے تو تریاق بھی ہے۔ مثال مکھی کے پروں سے دی گئی ہے مگر ساری دنیا میں ہر زہر کا ایک تریاق آپ کو دکھائی دے گا۔ کوئی زہر ایسا نہیں ہے جس کا کوئی تریاق نہ ہو۔ اب دریافت کی بات ہے جو دریافت کر لے وہ کامیاب ہو جائے گا۔ جو دریافت نہیں کرے گا وہ زہر سے مغلوب ہو جائے گا۔

تو فرماتے ہیں "انسان کے بھی دو پر ہیں، ایک معاصی کا اور دوسرا خجالت، توبہ، پریشانی کا"۔ ہو سکتا ہے کہ پشیمانی فرمایا ہو اور سننے والے نے پریشانی سن لیا ہو مگر پریشانی بھی اطلاق پا جاتا ہے۔ یہ مضمون بھی اطلاق پا سکتا ہے۔ فرماتے ہیں انسان کے بھی دو پر ہیں ایک گناہوں کا اور دوسرا شرمندگی کا، خجالت کا اور خجالت ہو تو توبہ پیدا ہوتی ہے اور اگر پریشانی ہے لفظ تو پھر اس میں ایک اور معنی پیدا ہو جاتا ہے تو تدریج ہو گی تو پہلے شرمندگی ہو گی تو توبہ کی طرف توجہ ہو گی۔ توبہ کی طرف جب توجہ ہو گی تو اس وقت پریشان ہو گے۔ اس وقت پتہ چل جائے گا کہ شرمندگی سے بات نہیں بننے والی وہ تو بہت گہرا نقصان پہنچ گیا ہے۔ اب ٹٹول کے دیکھا تو پھر پتہ چلا کہ کتنا گہرا نقصان تھا جس میں میں مبتلا ہو چکا ہوں۔ تو جو نقصان پہنچ جائے اس پر پریشانی ہوا کرتی ہے اور پریشانی میں اس کو دور کرنے کا پہلو بھی شامل ہوتا ہے تو پریشانی لگ جاتی ہے کہ اب میں کس طرح اس سے نجات پاؤں۔ یہ قاعدہ کی بات ہے جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اس کے بعد پچھتاتا ہے گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ ایک طرف گناہ کا دوسری طرف ندامت، خجالت اور پھر توبہ کا۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا یہ چونکہ ایک باریک فلسفہ ہے گناہ کا جس کو زیادہ تفصیل سے آپ کے سامنے رکھنا ہو گا اس لئے میں یہیں بات ختم کرتا ہوں۔ آئندہ خطبے میں پہلے اس سوال کا جواب چھیڑوں گا کہ اگر گناہ کے ساتھ تریاق رکھا گیا ہے تو گناہ بنایا ہی کیوں گیا۔ اور اگر بنایا گیا ہے تو حکمت سے خالی بات نہیں۔ وہ کیا حکمت ہے یا اور حکمتیں ہیں انشاء اللہ ان باتوں کی طرف آئندہ خطبہ میں توجہ دوں گا۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

شیعوں کے تشدد آمیز ماتمی جلوس

ہندوپاک میں حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے روز شیعہ برادری کی طرف سے نکالے جانے والے تعزیوں اور جلوسوں میں جہاں ماتمی نعرے اور شعر پڑھے جاتے ہیں وہیں اپنے جسموں کو چھلنی کرنے۔ آگ میں داخل کرنے۔ بلیڈوں سے کاٹنے یہاں تک کہ چھیوں سے خود کو پیٹنے کا بھی رواج ہے۔ جبکہ دوسری طرف ایران کی شیعہ حکومت نے ان تمام حرکات کو بدعت قرار دے کر ان پر پابندی عائد کر رکھی ہے چنانچہ حالیہ یوم شہادت سے قبل بھی ایرانی حکومت کی جانب سے ایسا اعلان شائع ہوا تھا جو ملک کے متعدد اخبارات میں چھپا تھا۔

جب خدا بھی ایسی حرکتوں سے ناراض ہے اور شیعوں کے مرکز ایران نے بھی اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے تو پھر خدا جانے پھر شیعہ کس کو خوش کرنے کیلئے یہ سب حرکتیں کرتے ہیں۔ اب تو حد یہاں تک ہو گئی ہے کہ بچوں کو بھی بخشا نہیں جاتا غالباً شیعوں میں یہ رسم عیسائیوں سے آئی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیبی دن کو منانے کیلئے خود بھی صلیب پر لٹکنے اور اپنے جسم پر کیل کھودنے جیسی حرکات کرتے ہیں۔

مسجد دار الانوار میں جلسہ یوم خلافت

مدرسۃ المعلمین کے زیر انتظام مسجد دار الانوار میں جلسہ یوم خلافت کا عقیدت مندانہ اہتمام کیا گیا جلسہ کی صدارت محترم محمد ایوب صاحب ساجد ایڈیشنل ناظم وقف جدید نے کی اور محترم عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ نمائندہ حضور انور بطور مہمان خصوصی شریک جلسہ ہوئے۔ تلاوت کلام پاک محترم ہدایت اللہ صاحب نے کی اور نظم مکرم یاسین خان نے پڑھی بعد ازاں محترم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوت و تبلیغ محترم عبد الرشید صاحب نمائندہ حضور انور اور صدر مجلس محترم محمد ایوب صاحب ساجد نے خلافت کی اہمیت ضرورت اور برکات پر موثر رنگ میں روشنی ڈالی۔ محترم عبد الرشید صاحب نے مختلف ممالک میں خلافت کی برکت سے نامساعد حالات میں حاصل ہونے والی کامیابیوں اور جماعت کی ترقیات پر دلنشین انداز میں روشنی ڈالی۔ آخر میں خاکسار نے جملہ مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ جلسہ کے بعد معزز مہمانان کی مدرسہ کی انتظامیہ کی طرف سے تواضع کی گئی۔

(عبد المومن راشد نگران مدرسۃ المعلمین)

واقفین نو کیلئے کتب

واقفین نو کیلئے مندرجہ ذیل دو کتب تحریک جدید بھارت نے شائع کی ہیں جو قیمتاً دفتر شعبہ وقف نو سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ قیمت فی کتاب ۵ روپیہ ہے۔ ان کتب کا واقفین نو کے والدین اور بچوں کے زیر مطالعہ رہنا ضروری ہے دفتر ہذا کو آرڈر بھجوا کر یہ کتب منگوائی جاسکتی ہیں۔

☆ نصاب وقف نو ☆ خطبات وقف نو

(انچارج شعبہ وقف نو تحریک جدید قادیان)

A.S. BINNING
Import - Export, Textil - Großhandel
Inh.: Avtar Singh Binning
Lager
Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg
(S-Bahn Hammerbrook)
Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39
Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

GURANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NTR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

ایم ٹی اے اور جماعت احمدیہ

محمد شکر اللہ صاحب آف ڈسکہ سیالکوٹ پاکستان کا یہ مقالہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام منعقد کئے گئے مقابلہ مضمون نویسی میں اوّل رہا۔

ہے گونج شش جہات میں صدائے حق شناس کی

احیائے دین حق کیلئے ایک گمنام بستی سے اُٹھنے والی آواز دنیا کی نگاہوں میں عجیب تھی۔ اسے بے حقیقت اور حقیر جانا گیا۔ اسے کوئی وقعت نہ دی گئی۔ مگر یہ آواز کسی انسان کی نہ تھی یہ اُس رب ذوالجلال کی پر شوکت آواز تھی جو ہمیشہ غالب آتا ہے۔ یہ ربّ محمد کی آواز تھی جس نے اپنے دین کے غلبہ واحیاء کو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ مقدر کیا تھا۔

وہ زمین کے کناروں تک شہرت پا گیا

۱۸۹۱ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بذریعہ الہام بتایا "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" ۱۸۹۵ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ خوشخبری دی "میں تجھے عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔"

ان آسمانی خبروں میں یہ پیشگوئی تھی کہ آپ کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچے گی۔ آج ہر اپنا اور غیر بھی ایم۔ٹی۔اے کا نظارہ دیکھ کر یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا کے اس مامور کی بیان فرمودہ پیشگوئی بڑی اعلیٰ شان کے ساتھ پوری ہو چکی ہے پورا آسمانی نظام اس بات کی شہادت دے رہا ہے۔ هذا خليفة الله المهدى فاسمعوه واطيعوه یہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے پس اس کی بات کو سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ خدا کے مسیح نے سو سال قبل یہ فرمایا تھا کہ :۔

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں" (تحفہ گولڑیہ صفحہ ۵۶)

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

علامات امام مہدی اور ڈش انٹینا

حضرت امام مہدی کے زمانہ کی علامات میں سے جو قرآن، احادیث، اقوال بزرگان اُمت سے منقول ہیں ایک علامت جدید قسم کی ایجادات ہیں جن میں ایک سٹیلائٹ کے ذریعہ آواز اور تصویر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا اور امام مہدی کے کسی نائب کے ذریعہ اس ایجاد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے پیغام حق کو دنیا میں پھیلانا ہے آج ہم مخصوص ٹیکنیک کو استعمال میں لاکر تصویر اور آواز بن و عن وصول کر سکتے ہیں۔ ہمارے امام کے خطبات سٹیلائٹ کے ذریعہ ارض و سما میں نشر ہوتے ہیں اور ساری دنیا میں سنے جاتے ہیں۔ بلکہ امام کے وجود کی ہر حرکت کو ہم دیکھ سکتے ہیں۔ اس ٹیکنیک کی بدولت قرآن وحدیث اور آسمانی کتابوں کی پیشگوئیوں کو سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔

قرآن مجید

قرآن مجید میں ہے کہ ایک منادی کرنے والا مکان قریب سے منادی کرے گا جو کہ ایمان کے لئے ہوگی۔ یعنی دنیا کی وسعتیں سمٹ کر مکان قریب بن جائیں گی۔ اور ہر شخص یہ سمجھے گا مکان قریب سے یہ منادی ہو رہی ہے۔ قرآن کی سورۃ قٓ میں وارد ہوا "واستمع یوم ینادِ المنادِ من مکان قریب (آیت نمبر ۴۲)

اور غور سے سن جس دن ندا دینے والا مکان قریب سے ندا کرے گا۔

تفسیر صافی صفحہ ۴۷۶ پر بحوالہ تفسیر قمی منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ندا دینے والا قائم آل محمد یعنی الامام المہدی اپنا اور اپنے عظیم الشان روحانی والد ماجد کا نام لے کر ندا کرے گا اور ان کی آواز یکساں پہنچ جائے گی۔

انجیل

انجیل میں مکاشفات یوحنا کا حوالہ درج ذیل ہے "پھر میں نے ایک فرشتہ کو آسمان کے بیچ میں اُڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کی ہر قوم اور قبیلہ اور اہل زبان کو سنانے کیلئے ابدی خوشخبری تھی اس نے بڑی آواز سے کہا کہ خدا سے ڈرو اور اُس کی تمجید کرو۔ اور اس کی عبادت کرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کئے (مکاشفہ ۶/۷ باب ۱۴)

اقوال بزرگان اُمت

اب احادیث اور بزرگان اُمت کے اقوال کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

انوار نعمانیہ کے مصنف لکھتے ہیں :۔

کہ آنے والے زمانہ میں لوگوں کی قوت سامعہ اور باصرہ اتنی تیز کر دی جائیگی کہ اگر کوئی فرد ایک شہر میں ہوگا اور امام دوسرے ملک میں تو لوگ امام کو دیکھ لیں گے۔ (انوار نعمانیہ صفحہ ۱۶۰)

حضرت علیؓ :۔ آنحضرتؐ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک لمبی حدیث میں فرمایا "پھر ایک ایسی ندا آئے گی جو دور اسی طرح انسان سنے گا جیسے وہ نزدیک کی آواز سنتا ہے۔ یہ مومنین کیلئے رحمت ہوگی اور منافقین کے لئے عذاب" (منتخب الاثر صفحہ ۴۲۲)

حضرت امام حسین :۔ حضرت امام حسین نے فرمایا "منادی آسمان سے مہدی کے نام کی ندا کرے گا جو مشرق و مغرب میں سنی جائیگی جو سویا ہوا ہوگا وہ اُٹھ بیٹھے گا بیٹھا ہوا شخص گھبراہٹ سے اُٹھ کھڑا ہوگا۔ اس پر خدا کی رحمت ہو جو اس آواز کو سن کر لبیک کہے۔ (کشف الاستار صفحہ ۱۳۶)

حضرت شاہ رفیع الدین صاحب :۔ آپ فرماتے ہیں بیعت کے وقت آسمان سے اِن الفاظ میں آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات غور سے سنو اور اس کی اطاعت کرو اور یہ آواز اِس جگہ کے تمام خاص و عام سنیں گے۔ (ترجمہ قیامت نامہ صفحہ ۴)

نواب نورالحسن صاحب :۔ ایک عام ندا ہوگی جو ساری زمین والوں کو پہنچے گی ہر زبان والا اپنی اپنی زبان میں اس کو سنے گا (اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۷)

علامہ باقر مجلسی :۔ اس سلسلہ میں حضرت علامہ باقر مجلسی نے اپنی کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ میں آئمہ سلف کی بہت سی ایسی پیشگوئیاں نقل کی ہیں جو صاف طور پر مہدی موعود کے ذرائع آمد و رفت، ایجادات اور جدید ذرائع ابلاغ کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ مثلاً ہر قوم خدا کے اِس موعود کی آواز اپنی زبان سے سنے گی۔ اس کی آواز گھر سنائی دے گی حالانکہ وہ دور ہوگا۔ نیز یہ کہ مشرق کے لوگ مغرب والوں کو اور اہل مغرب مشرق کو دیکھیں گے۔ (بحار الانوار جلد ۱۳)

"ہر ایک رشید خدا کی آواز کو سن لے گا" حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :۔

ہر ایک رشید خدا کی آواز کو سُن لے گا اور اس کی طرف کھینچا جائے گا اور دیکھ لے گا کہ اب زمین اور آسمان دوسرے رنگ میں ہیں ...... ایسے استعارات خدا کے کلام میں بہت ہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۳)

عالمگیر رابطے

اس سے ظاہر ہے کہ امام مہدی کے ذریعہ مغرب اور مشرق کو ملا دیا جائیگا اور سب دنیا میں رفتہ رفتہ وحدت ہو جائیگی ان تمام پیشگوئیوں پر مجموعی نظر ڈالنے سے مندرجہ ذیل باتیں نمایاں ہو کر سامنے آتی ہیں۔

☆ امام مہدی کے زمانہ میں آسمان سے اس کی بیعت کرنے کے لئے آواز آئے گی۔

☆ امام مہدی پر مشرق و مغرب کے لوگ ایمان لائیں گے۔

☆ امام ایک جگہ پر ہوگا اور تمام دنیا میں اس کے متبعین اسے دیکھ اور سن سکیں گے۔ اور درمیان میں بہت معمولی فاصلہ ہوگا۔

☆ منادی کرنے والا امام مہدی خود نہیں بلکہ اس کا جانشین اور خلیفہ ہوگا۔ کیونکہ اسے بھی امام ہی کہا گیا ہے۔

☆ امام مہدی کے ماننے والے نئی نئی ایجادات کے ذریعہ ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے اور گفتگو کر سکیں گے۔ جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا تھا کہ "مومن در زمان قائم علیہ السلام در مشرق ست ہر آئینہ ... الخ (نجم الثاقب جلد اول صفحہ ۱۰۱)

کہ مہدی کہ زمانہ میں مشرق میں مومن مغرب میں اپنے بھائی کو دیکھے گا اور مغرب میں رہنے والے بھائی مشرق میں اس کی کلام کو سن لیں گے۔ اس سے آزادی سے بات چیت کر سکیں گے۔ (اس کا مشاہدہ جلسہ کنیڈا ۱۹۹۶ء کے موقع پر اس وقت دیکھنے میں آیا جب جماعت کو دو طرفہ رابطہ نصیب ہوا) جس کا ذکر خلیفۃ المسیح نے بھی کیا۔

براڈکاسٹ

کتاب دور مستقبل کے مصنف سردار محمد شفیع صاحب "براڈکاسٹ" کے عنوان سے یوں رقمطراز ہیں کہ امام کے ظہور کے وقت حدیثوں میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ آسمان سے آواز آئیگی کہ یہ اللہ کا خلیفہ ہے اور مغرب و مشرق یعنی دنیا کا ہر کونہ آواز سنے گا۔ یہ ۱۴ سو سال پہلے کی فرمائی ہوئی بات ہے اب سے صرف ایک سو سال پہلے تک براڈکاسٹ اور ریڈیو کا تخیل بھی نہ تھا اب ہر آدمی ان حدیثوں کو سمجھ سکتا ہے کہ آسمان سے آواز آنے سے کیا مراد ہے؟ امام کی تقریریں اور امن عالم کا پیغام مغرب اور مشرق تک سنائی دے گا.. چودہ سو سال تو بہت دور کی بات صرف ایک سو سال پہلے بھی یہ بات سمجھ نہ آسکتی تھی جو حضور سرور کائنات نے بڑے حکیمانہ انداز میں بیان فرمادی تھی "ینادی من السماء باسمہ المهدى فیسمع من المشرق ومن بالمغرب" (بحوالہ دور مستقبل صفحہ ۱۸ مصنفہ سردار محمد شفیع)

پس خوشی سے اُچھلو

اللہ تعالیٰ کا لاکھ شکر ہے کہ یہ علامت بھی حضرت مرزا غلام احمد مہدی و مسیح موعود اور آپ کے پیروکاروں پر ۲ اور ۲ چار کی طرح صادق آئی اور ہم بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں موعود مہدی کے پیروکار ہونے اور ان پیشگوئیوں پر مہر صداقت ثبت کر کے گواہ بننے کی سعادت نصیب فرمائی۔ اور ہمارے وقت میں امام مہدی کے نام کی منادی اس کے ایک نائب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ذریعہ تصویر اور آواز کی صورت میں کروائی۔ مہدی کا جانشین جب سٹیلائٹ کے ذریعہ ساری دنیا میں خطبہ جمعہ کے لئے توحید ورسالت کا پیغام دینے کے لئے ظاہر ہوتا ہے تو آسمان سے آتی یہ صدا دل کے دروازوں سے ٹکراتی ہے کہ یہ خدا کا خلیفہ ہے پس اس کی بات کو سُنو اور اس کی اطاعت کرو۔

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح (درثمین صفحہ ۱۳۰)

پس اے دیکھنے والو متوجہ ہو!! اور سننے والو سنو اپنے دل کی کھڑکیاں کھولو اور اطاعت اور تصدیق و قبولیت کی سیڑھیاں لگاؤ اور اس کو اپنے دل میں اتارو تا اس کو قبول کر کے تم خدا کے پاک اور سعید بندوں کی صف میں شمار ہو جاؤ اور مردان خدا میں جگہ پاؤ۔

دنیا کے تمام براعظموں کے لکھوکھا افراد دیکھ اور سن کر اس صداقت پر زندہ گواہ ہیں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" پوری آب و تاب سے پورا ہوا۔

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جسکی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

قرآن اور مسیح موعود کے زمانہ کا نقشہ

قرآن مجید کا یہ بھاری اعجاز ہے کہ اس نے مسیح محمدی کے زمانہ کا نقشہ ذوالقرنین کے ساتھ واقعہ کی شکل میں بطور پیشگوئی ایسی وضاحت کے ساتھ کھینچا ہے کہ عقل انسانی ورطہ حیرت میں پڑ جاتی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت "انا مکنالہ فی الارض وآتیناہُ من کل شیئٍ سبباً" کی نسبت تحریر فرماتے ہیں :۔

اس کو یعنی مسیح کو جو ذوالقرنین بھی کہلائے گا روئے زمین پر ایسا مستحکم کریں گے کہ کوئی اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا اور ہم ہر طرح سے سازو سامان اس کو دیں گے اور اس کی کارروائیوں کو سہل اور آسان کر دیں گے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲۰ تا ۱۱۹)

آنحضرتؐ کا زندہ معجزہ

اس میں نہ شک ہے نہ مبالغہ کہ آنحضرت کا زندہ معجزہ اس دور میں رونما ہوا مگر زندہ معجزہ یہ ہے کہ آنحضورؐ کے وعدہ کے مطابق نہ صرف یہ کہ مہدی

اُمت کا بروقت ظاہر ہوا بلکہ غلبۂ اسلام کی منزل کو قریب تر لانے کے لئے جن ایجادات کی ضرورت تھی ان کا بھی سامان ہوگیا۔ پیغام حق کو پہنچانے کے لئے فوق العادت اسباب میسر آگئے۔ اور دنیا کے مختلف ممالک کے لوگ ایسے باہم ہوگئے کہ وہ گویا ایک ہی محلہ میں رہتے ہیں۔ اور ایک ہی پلیٹ فارم پر بیٹھے ہیں۔ یہ امر آنحضرتؐ کے عہد مبارک میں ظہور میں نہیں آسکا کیونکہ آپؐ کے زمانہ میں کئی قومیں زمین کے دور دراز کناروں پر آباد تھیں اور حق کی آواز کو پہنچانے اور باہمی ملاقات کے وہ قطعی سامان نہ تھے۔ جو اس زمانہ میں موجود ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "یاد رہے کہ یہ وحی براہین احمدیہ حصص سابقہ میں بھی میری نسبت ہوئی ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "الم نجعل لک سھولۃ فی کل امر" کیا ہم نے ہر ایک امر میں تیرے لئے آسانی نہیں کردی؟ یعنی کیا ہم نے تمام وہ اسباب تیرے لئے میسر نہیں کر دیئے جو تبلیغ اور اشاعت حق کے لئے ضروری تھے جیساکہ ظاہر ہے کہ اس نے میرے لئے وہ سامان تبلیغ اور اشاعت حق میسر کردیئے جو کسی نبی کے وقت میں موجود نہ تھے۔ تمام قوموں کی آمد و رفت کی راہیں کھل گئیں"

تبلیغ حق کی راہ میں ملنے والی سہولتیں مثلاً پریس ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ، کیمرے، ٹیلی ویژن، فیکس مشین، ٹیلی فون، وی سی آر، فولڈر اور ڈش وغیرہ اس الہام کے پورا ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔

فونوگراف سے ڈش انٹینا تک

اشاعت دین حق کے لئے جو خواہش حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی زندگی میں فونوگراف کی شکل میں پیدا ہوئی اور حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی میں لاؤڈ سپیکر اور ٹیپ ریکارڈ کے رنگ میں ڈھلی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دل میں احمدیہ ریڈیو اسٹیشن کے قیام کی خواہش بنی وہ عالمگیر غلبہ اسلام کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو آڈیو ویڈیو اور ڈش انٹینا پر مسلم ٹیلی ویژن کی صورت میں خدا تعالیٰ نے عنایت فرمائی فونوگراف سے ڈش انٹینا تک کا سفر مختصراً ملاحظہ کے لئے درج ذیل ہے کیونکہ اس کے بغیر مضمون تشنہ دکھائی دیگا۔

آواز آرہی ہے فونوگراف سے

آواز آرہی ہے فونو گراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گراف سے

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ۱۹۰۱ء میں قادیان میں فونوگراف یعنی ریکارڈنگ مشین پہلی مرتبہ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب خرید کر لائے۔ حضور نے فونوگراف سے متعلق فرمایا "آج تک اس سے صرف کھیل کی طرح کام لیا گیا مگر حقیقت میں خدا نے ہمارے لئے یہ ایجاد رکھی ہوئی تھی اور بہت بڑا کام اس سے نکلے گا"

خداتعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ نشرواشاعت کے کام میں مدد دینے والی اکثر ایجادوں کا تعلق زمانہ حضرت اقدس کے دور حیات ۱۸۳۵ تا ۱۹۰۸ء کے گرد گھومتا ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۱۹۹)

فونوگراف اور حکیم الامت کا وعظ

حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ایک مختصر وعظ "سورۃ النصر" پر فونوگراف میں بند کیا گیا تھا۔

صداقت مسیح موعودؑ کا ایک نشان

حضرت مصلح موعودؓ نے خدمت دین کیلئے صوتی ذرائع کو حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان بیان فرمایا۔ چنانچہ ۱۹۳۶ء کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب میں لاؤڈ سپیکر کے پہلی مرتبہ استعمال کے موقع پر خداتعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا

"ایک وقت تھا جب آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے ... یہ گھبراہٹ ہوا کرتی تھی کہ دوستوں تک آواز کس طرح پہنچے گی مگر اب تو اگر میلوں بھی لوگ پھیلے ہوئے ہوں تو لاؤڈ سپیکر کے ذریعے آواز ان تک پہنچ جاتی ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک نشان ہے ... اور اب تو اگر اللہ چاہے تو ایسا دن بھی آسکتا ہے کہ مسجد میں وائرلیس کا سیٹ لگا ہوا ہو اور قادیان میں جمعہ کے روز خطبہ پڑھا جارہا ہو اور تمام دنیا کے لوگ سن کر نماز پڑھ لیا کریں۔ (الفضل قادیان ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۵)

حضرت مصلح موعودؓ لاؤڈ سپیکر کے فائدہ پر اس قدر خوش ہوئے تھے اور اس تمنا کا اظہار فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ دن بھی آئیں گے جب خلیفہ وقت خطبہ دیں اور سب مسجدوں میں سنا جاسکے۔ خدا اپنے پیاروں کی دلی تمنائیں کس طرح پوری کرتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اور اس کی عقل خدائی کاموں کا احاطہ نہیں کرسکتی۔

کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ
اسلام کے چمن کی باد صبا یہی ہے

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت

پھر احمدیت کی دوسری صدی کا وہ مبارک دن بھی آیا جبکہ دوسری صدی کا پہلا خطبہ جمعہ مواصلاتی سیارے کے ذریعہ ماریشس اور جرمنی میں بیک وقت سنا گیا حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا "یہ صدی کا پہلا خطبہ ہے جس کو فضائی رسل و رسائل کے ذریعے سب سے پہلے ماریشس کی جماعت نے سننے کا انتظام کیا ہے" (خطبہ جمعہ مارچ ۱۹۸۹ء)

قربان جاؤں خداتعالیٰ کی قدرت کے کہ ۱۹۹۲ کا جلسہ یو۔ کے ایم۔ ٹی۔ اے پر براہ راست دکھایا گیا۔ اس موقع پر حضور انور نے فرمایا "احمدیت کی دوسری صدی کے ساتھ جماعت احمدیہ ایک انقلابی دور میں داخل ہو چکی ہے۔ پہلے یہ انتظام تھا کہ میری آواز دنیا کے بہت سے ممالک تک براہ راست پہنچ جاتی تھی اس کے بعد یہ ترقی ہوئی کہ میری آواز اور تصویر بھی کئی ممالک تک جانے لگی ہے۔ (جولائی ۱۹۹۲ء)

اور آج دنیائے احمدیت پر وہ دن طلوع ہوا کہ جب تمام تر وسعتوں کے ساتھ وہ عظیم ذریعہ ابلاغ میسر آچکا ہے کہ "دن گنے جاتے تھے اس دن کے لئے" یکم اپریل ۱۹۹۶ء کو ہمارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے "ایم ٹی اے انٹرنیشنل" کے نئے دور کا آغاز کرتے ہوئے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا:۔

"یہ وہ دن ہے جب ایم ٹی اے نے اپنے ایک روشن دور میں داخل ہونا تھا اور چوبیس گھنٹے مسلسل خدائے واحد کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچادیا جانا تھا...."

آپ نے فرمایا "کل برسوں کی بات ہے کہ ہم ریڈیو کی باتیں کرتے تھے ... کجا وہ دن اور کجا دو تین سال کے عرصہ میں یہ احمدیت کے قافلہ کا پھلانگتا ہوا سفر جو پہلے زمین پر چھلانگیں مارتا تھا اب آسمان پر اڑنے لگا ہے اور آسمان سے پھر زمین پر اترتا ہے اور پیغام دے کر پھر اپنے سفر پر رواں دواں ہوجاتا ہے" (یکم اپریل ۱۹۹۶)

احمدیت کی ان کامیابیوں کو دیکھتے ہوئے نادان علماء اور بدخصلت مولوی یقیناً ان الفاظ میں ماتم کناں ہوں گے کہ "سوچا تھا کچھ۔ ہوگیا کچھ"

عظیم امتیازی نشان

جماعت احمدیہ کے لئے خدا کے فضل سے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطبہ جمعہ اور دوسرے دینی پروگرام بذریعہ سٹیلائٹ ریلے کئے جاتے ہیں۔ یہ پروگرام اب دنیا کے سب سے ترقی یافتہ نظام "گلوبل بیم" پر زیادہ چمک کے ساتھ دیکھے جاسکتے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب پوری دنیا میں دیکھا اور سنا جاسکتا ہے جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں کسی دوسری مذہبی جماعت میں نہیں ملتی دنیا کی کسی بڑی سے بڑی حکومت کے سربراہ کو بھی توفیق نہیں ملی کہ اس کا خطاب بیک وقت تمام دنیا میں نشر ہو۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل اور غیر علماء کا رد عمل

ایسی غیر معمولی ترقی اور کامیابی سے جل کر ایک دشمن احمدیت "دینی جماعتوں کے لئے لمحۂ فکریہ" کے عنوان سے پاکستان کی دینی جماعتوں اور سربراہوں کو اس ترقی سے روکنے کے لئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ ۲۵ اگست ۱۹۹۲ء کو روزنامہ جنگ لاہور کی اس خبر نے چونکا دیا۔ حیران ہوں کہ باطل پرست ستاروں پر کمندیں ڈال رہے ہیں... مرزا طاہر کا خطاب سیارے کے ذریعے چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا... ہمارا عالمی روحانی اجتماع عرفات کے موقع پر ہوتا ہے تو حج کی پوری کیفیات اور حرکات و سکنات سیارے کے ذریعے بعض ایشیائی ممالک میں بمشکل پہنچائی جاتی ہیں۔ کسی ملک کے سربراہ کی تقریر یا خطاب سیارے کے ذریعہ دنیا بھر میں بھی ٹیلی کاسٹ نہیں کیا گیا... نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے پاکستانی مسلمانو۔ (بحوالہ رسالہ خالد ۱۹۹۲)

روزنامہ آواز لندن میں مورخہ ۴ جنوری ۱۹۹۴ کی اشاعت میں مولویوں کی طرف سے یہ بیان دیا گیا کہ "مسلم ممالک قادیانی ٹیلی ویژن بند کرائیں"

اس طرح ہفت روزہ زندگی ۳۰ ستمبر میں ایک خبر اس عنوان سے چھپی کہ "سعودی عرب میں اسلامک ٹی وی چینل کے قیام کا فیصلہ" اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر عبداللہ ناصف جو مسلم ورلڈ لیگ شوری کونسل کے چیئرمین بھی ہیں کہتے ہیں کہ ... وقت آگیا ہے کہ دنیا کو اسلام کی اصل تصویر پیش کی جائے بالخصوص اس موقع پر جب قادیانی فرقہ نے اپنا ٹی وی چینل شروع کر دیا ہے۔

جنگ لاہور ۲۰ جون ۱۹۹۶ء صفحہ ۷ کالم نمبر ۶ پر ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی امیر حفیظ المکی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ میں قادیانیوں کی شرانگیزیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت موومنٹ سعودی عرب ٹیلی ویژن چینل کے پروگرام خریدے گی۔

ان بیانات سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ انہیں بھی غیر مسلموں کی طرح یورپ میں اسلام کی قرآن کی اور محمدؐ کی حق و صداقت پر مبنی باتیں بیان کرنے والے اور اسلام کی عظمت کو قائم کرنے والے ٹیلی ویژن کا قیام پسند نہیں۔

اذان بند کروگے زبان بند کروگے

ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعے حضرت مسیح موعودؑ کی تبلیغ کا جو معاملہ ہے یہ تو دراصل مخالف مولویوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک جواب دیا جارہا ہے۔ جنہوں نے پاکستان میں ہماری اذانوں پر ہمارے کلمہ پر ہمارے جلسوں پر اور ہمارے اجتماعات پر پابندیاں لگوائیں اور پھولے نہ سمائے لیکن اے بدخصلت مولویو! تم نے ایک جگہ روکنے کی کوشش کی لیکن یہ آواز اب گلی گلی شہر شہر ملک ملک ہر جگہ پھیلے گی اور پھیلتی چلی جائے گی اور کوئی مائی کا لال نہیں جو اس آواز کو دبا سکے یا روک سکے۔

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دشمن بدنوا دو قدم دور دو تین پل جائیگی

اب سیاروں کی مدد سے ہماری اذانیں اور حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام تمہارے گھروں میں داخل ہوگا۔ اور تمہاری گالیاں اور ادنیٰ اور ذلیل کوششیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گی اس میں شک ہے نہ مبالغہ کہ آج ہمیں نہایت صفائی سے یہ نظر آرہا ہے کہ جماعت احمدیہ پر وہ دن بھی جلد طلوع ہونے والا ہے جب ایم ٹی اے کے پروگراموں کی برکت سے ساری دنیا محمدؐ کے قدموں میں لا ڈالی جائیگی۔ ابھی تو احمدیت کی دوسری صدی کا آغاز ہی ہوا ہے۔ اور اس کی پرشوکت آواز بحر و بر میں گونج رہی ہے۔

اس میدان میں میری ہی فتح ہوگی

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: "اس میدان میں میری ہی فتح ہوگی... اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں... ہر ایک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں کیا وہ زندہ ہے جس کو آسمانی صدا کا احساس نہیں۔

ایم ٹی اے کے پروگرام کا مختصر تعارف

اب کچھ باتیں ایم ٹی اے کے پروگرام کی بابت پیش خدمت ہیں۔

وہ کون ہے کہ جو ظلمتوں میں چراغ ہر سو جلا رہا ہے
نئی سحر کو نئی ذہنوں میں نئے نئے گیت گا رہا ہے

آج سے ایک صدی قبل کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ جماعت احمدیہ دنیا کو ایک بالکل نئے انداز کے ٹی وی سے متعارف کروا رہی ہوگی اور دنیا بھر کی اقوام کی روحانی سیرابی کے لئے زندگی بخش پروگرام پیش کرنے کی توفیق پا رہی ہوگی۔

۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ کو خطبہ جمعہ میں حضور نے ایم ٹی اے کے پروگراموں کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے فرمایا "ہم مسلسل اور بہترین قرأت کے ساتھ کلام الٰہی کا ترجمہ سنوائیں گے ... دوسرا اہم پروگرام یہ ہے کہ جس کے ذریعہ دنیا کی ہر زبان سکھائی جاسکے گی میوزک کے بغیر خوش الحانی سے نظمیں اور پاکیزہ گانے پیش ہوں گے۔ حضرت بانی سلسلہ کے عربی، فارسی اور قصائد ترنم سے پیش ہونگے"۔

الحمدللہ کہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ ساری دنیا میں تبلیغ و ہدایت کے وہ میدان سر کررہا ہے جو اپنی مثال آپ ہیں۔ حضور انور کے خطبات، مجالس علم و عرفان، ملاقات، ہومیوپیتھک، طب، میڈیکل، نو مبائعین کے انٹرویو، جلسہ سالانہ کی نظمیں اور دوسری نظمیں، اطفال و ناصرات کے پروگرام ان پروگراموں کو دیکھ کر ایک

اچھا مبلغ بنا جا سکتا ہے۔

اک نعمت عظمیٰ ہے یہ ایم ٹی اے ہمارا
سب قدر کرو اسکی تہہ دل سے خدارا

سب دوسرے چینل تو ہیں ایمان کے دشمن
اقوام کے، اخلاق کو ہے سب نے بگاڑا

بس قبلہ نما آج ہے ایم ٹی اے ہمارا
ایم ٹی اے نے بگڑی ہوئی قوموں کو سدھارا

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی اہمیت

اب عالمی طور پر جماعت احمدیہ کے پیغام کی طلب اتنی بڑھ گئی تھی کہ اب ناممکن تھا کہ جماعت صرف لٹریچر کے ذریعے اس پیاس کو بجھا سکے یہ ضرورت خدا نے ایم ٹی اے کے ذریعہ پوری فرمادی۔ اس سے پہلے پیغام حق کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے لئے جو کام لٹریچر سے لیا جاتا تھا اب ایم ٹی اے کے ذریعہ وہی پیغام چند لمحوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا جارہا ہے۔ ایم ٹی اے کی اہمیت کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ ایم ٹی اے کی بدولت جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو سٹیلائٹ کی بدولت زبردست رابطہ نصیب ہوا ہے۔ جو کہ زبردست انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ بہت سے غیر جانبدار اور غیر متعصب لوگ جو جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی اشاعت و تقسیم پر پابندی کے باعث جماعت کے عقائد اور نقطہ نظر سے آگاہ نہیں ہو سکتے تھے ڈش انٹینا کے ذریعہ امام کے ارشادات دیکھ اور سن کر متاثر ہو چکے ہیں اور عیسٰی پرستی کا ستون آہستہ آہستہ ٹوٹتا چلا جارہا ہے۔

ایم ٹی اے کی برکات

ایم ٹی اے جب سے بفضل تعالیٰ معرض وجود میں آیا ہے اس کی افادیت اور برکات میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔

حضرت صاحب کا دیدار

پیارے آقا کے لندن ہجرت کر جانے سے ایک طرح کی دوری پیدا ہو گئی تھی لیکن ایم ٹی اے کی بدولت امام کا چہرہ قریب سے دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت صاحب کی پیار بھری آواز

دنیا کے ہر کونے میں موجود احمدی اور کیا دوسرے یہ آواز سن سکتے ہیں اور تشنہ روح کی پیاس بجھا سکتے ہیں۔

تربیت اور اصلاح نفس

ایم ٹی اے کی برکت سے اصلاح نفس اور تربیت کے سامان مہیا ہوتے ہیں ہم خوش قسمت ہیں کہ امام کے زیر تربیت آ گئے ہیں۔

کلام الٰہی کی برکتوں کو پھیلانے کا ذریعہ

ایم ٹی اے کلام الٰہی کی برکتوں کو پھیلانے کا ذریعہ بن گیا ہے اور ہمارے معلم خود امام جماعت احمدیہ ہیں۔

جسمانی علاج بذریعہ ایم ٹی اے

حضرت صاحب ایم ٹی اے پر سوموار اور منگل کو ہومیوپیتھک طریقہ علاج سکھاتے ہیں جو سستا زود اثر اور بے ضرر ہے۔

رحمت کے ملائکہ کا ظہور

ایم ٹی اے کی نشریات جہاں دیکھی جاتی ہیں وہاں ذکر کی مجلسیں لگ جاتی ہیں۔ ذکر کی مجالس میں صرف رحمت کے فرشتوں کا ظہور ہو سکتا ہے۔

بنی نوع کی علمی ضروریات

ایم ٹی اے بنی نوع انسان کی علمی ضروریات پوری کرنے کا زبردست ذریعہ ہے ہر کوئی اس سے استفادہ کرتے ہوئے روح کی پیاس بجھا سکتا ہے۔

وقت کے استعمال کا ذریعہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل وقت کے استعمال کا بہترین ذریعہ ہے۔

عالمگیر اجتماعی نظارے

ایم ٹی اے کی بدولت عالمگیر اجتماعی نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔

ڈش انٹینا اور ایمان افروز واقعات

ڈش انٹینا کی افادیت کے ضمن میں چند واقعات ملاحظہ کے لئے درج ذیل ہیں۔

☆- سلسلہ کے معروف بزرگ مولانا مبشر کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت نے ایک مجلس میں ایک واقعہ بیان کیا تھا کہ سندھ کے ایک غیر احمدی دوست جنہوں نے سلسلہ کی کتب کا کافی گہرا مطالعہ کیا ہوا تھا جب ڈش پر انہیں حضور انور کا خطبہ سنایا گیا تو انہوں نے فوراً بیعت کرلی۔

☆- ایک مربی صاحب نے بتایا کہ چک ۲۰۹ ر ب فیصل آباد کا محمد اسحاق نامی شخص ایم ٹی اے پر حضور کا خطبہ سن رہا تھا۔ خطبہ کے اختتام پر اس کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ مرزا صاحب عالم نہیں ولی اللہ ہیں۔ میں تو پہلے بھی ان کو جھوٹا نہیں سمجھتا تھا اب تو آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔

☆- ایک مخلص احمدی دوست ناصر احمد چسیاں والی ضلع گوجرانوالہ نے ایک مربی صاحب کو بتایا کہ ایک غیر احمدی دوست نے خواب میں دیکھا کہ وہ نماز کے لئے دو تین مساجد میں گئے لیکن وہاں نماز پڑھانے کے لئے امام صلوٰۃ موجود نہیں لیکن ساتھ ہی ایک دوسری مسجد میں گیا وہاں نماز کھڑی ہونے والی تھی بس گویا کہ میرا ہی انتظار ہو رہا تھا۔ امام صاحب نے اچکن اور پگڑی پہن رکھی تھی۔ جب ان کو ایم ٹی اے پر خطبہ دکھایا گیا تو انہوں نے اپنی خواب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ تو وہی امام ہیں جن کے پیچھے نماز ادا کی تھی انہوں نے اسی وقت بیعت کرلی۔

☆- مربی ضلع فیصل آباد ظفر احمد ناصر صاحب نے بتایا کہ مسجد الفضل میں کچھ عرصہ سے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے دو پروفیسر صاحبان بڑے شوق سے خطبہ سننے کے لئے باقاعدگی سے آتے ہیں ان میں سے ایک صاحب ڈاکٹر محمد عالم صابری صاحب پی ایچ ڈی نے چند خطبات سننے کے بعد ہی بیعت کرلی ہے۔ دوسرے پروفیسر صاحب نے ابھی بیعت تو نہیں کی لیکن وہ احمدیوں کے ساتھ نماز وغیرہ پڑھ لیتے ہیں۔

یہ اور اس قسم کے دوسرے بے شمار واقعات ہیں لیکن مضمون کی طوالت کے خوف سے صرف ان چند واقعات پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل اور ہماری ذمہ داریاں

یہ ہماری بڑی خوش نصیبی ہے کہ ہماری زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موعود امام مہدی کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ڈش کی سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان زندگی بخش پروگراموں کو دیکھیں اور سنیں اور اپنوں اور غیروں کو بھی ان سے جوڑیں کیونکہ یہ تربیت اور اصلاح نفس کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔

امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ۸ر جنوری ۱۹۹۳ء کو فرمایا

"میں تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ جن غیروں کے دل میں ٹیلی ویژن پر مجھے دیکھنے اور سننے کا شوق پیدا ہوا ہے اگر وہ ایک دو دفعہ سن کر واپس چلے جائیں تو کچھ حاصل نہ ہوگا ہمیں کوشش کرنا چاہئے کہ جو بھی آئے وہ مستقل آئے وہ ہمارا ہو کر رہ جائے... اس سلسلہ کو عام کرنے کی کوشش کریں... ہوا کے رُخ چل کر اس کی مدد کریں تو مفت کا ثواب حاصل ہوگا۔" (خطبہ جمعہ ۸ر جنوری ۱۹۹۳ء)

کیا آپ؟

☆ اس روحانی مائدہ سے فیضاب ہو رہے ہیں؟

☆ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو اس دولت سے مالا مال کر رہے ہیں؟

☆ اس نعمت عظمیٰ کو جاری رکھنے میں حصہ لے رہے ہیں؟

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

پس غلبہ اسلام کے روحانی انقلاب کو قریب تر لانے کے لئے ہر احمدی مسلمان کو نئے عزم کے ساتھ اپنے آپ کو کمر بستہ کرنا ہوگا۔ دعاؤں قربانیوں اور کوششوں کے ساتھ قدم آگے بڑھانا ہوگا تاکہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں تمام ادیان پر اسلام کے عالمگیر غلبہ کی جو بشارت ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی وہ ہم ادنیٰ غلاموں کے ذریعہ پوری ہو۔ دعا ہے کہ

میرے مولیٰ ایم ٹی اے دنیا کا ہادی بن جائے
اپنا ہر بچہ بوڑھا اس کا عادی بن جائے

اس کا ہر پیغام فقط مہدیؑ کی منادی بن جائے
اس پیغام کو پہنچانے کی بہت مبارک ہو آقا

دورہ نمائندہ بدر کیرلہ

جماعت ہائے کیرلہ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ مکرم قاری نواب احمد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان مورخہ ۱۰-۶-۹۷ سے صوبہ کیرلہ کے دورہ کیلئے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت اور خریداران بدر سے موصوف سے کماحقہ تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

جرمن مشن کی خبریں

لجنہ اماء اللہ FULDA کا تبلیغی سٹال

گزشتہ دنوں لجنہ 'فلدا' کو تبلیغی سٹال لگانے کی توفیق ملی اس تبلیغی سٹال پر ۵ ممبرات نے مختلف وقتوں میں ڈیوٹی دی اور اسلام کا پیغام پہنچایا۔

لجنہ اماء اللہ جرمنی ماشاء اللہ بہت عمدہ رنگ میں تبلیغی کام سرانجام دے رہی ہے چنانچہ اس غرض سے لجنہ کو ٹریننگ دینے کیلئے زونل تبلیغی کیمپ بھی لگائے جاتے ہیں۔

مجلس انصار اللہ جرمنی کی تبلیغی نشست

۱۰ر مارچ کو مجلس انصار اللہ کاسل کے دو انصار کے زیر اہتمام افغانی ایرانی اور پاکستانی احباب کے ساتھ ایک تبلیغی نشست منعقد ہوئی جس میں مولانا عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ اور ھدایت اللہ شاد صاحب قائد تربیت انصار اللہ جرمنی نے مہمانوں کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیے۔

فلڈا (جرمنی) میں ۹ بوسنین افراد کی قبول احمدیت

مجلس انصار اللہ فلڈا نے اپنے صدر جماعت اور منتظم تبلیغ و تربیت کے ساتھ FULDA اور VOGELBERG کے گرد و نواح کے چند جگہوں کا تبلیغی دورہ کیا اس دورہ کے نتیجہ میں ۹ بوسنین افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

امراء و صدر صاحبان جماعت احمدیہ بھارت کی توجہ کیلئے

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جلسہ سالانہ یو کے مورخہ ۲۵-۲۶- اور ۲۷ر جولائی ۱۹۹۷ء اسلام آباد ٹلفورڈ برطانیہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں شرکت کے خواہشمند احباب و خواتین کے کوائف بمطابق سرکلر نمبر ۱۔ مورخہ ۲۰-۵-۹۷ نظارت امور عامہ میں اپنی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد بھجوا دیں تاکہ انہیں حصول ویزا کیلئے لندن سے آمدہ دعوت نامے / سپانسر شپ Sponsorship Letter بھجوائے جا سکیں۔ اس جلسہ کی عظیم الشان کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

ولادت

میرے بیٹے محمد عبدالباسط کو شادی کے ایک عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۹-۴-۹۷ کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام محمد عبد المتعال تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کی صحت سلامتی و درازئ عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

(محمد عبدالرحمٰن فلک نما حیدرآباد)

درخواست دُعا

محترم ملک صلاح الدین صاحب درویش مولف اصحاب احمد کا ۲۷ر مئی کو امرتسر میں بندش پیشاب کا اپریشن ہوا تھا الحمد للہ کہ اپریشن کامیاب رہا لیکن اگلے روز شدید ہچکی شروع ہوگئی جس سے موصوف کی طبیعت کافی خراب ہوگئی۔ لیکن اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ ان دنوں احمدیہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں قارئین کرام سے کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

منقولات

جامع مسجد کیرانہ کے امام کے خلاف فتویٰ

روزانہ ہند سماچار جالندھر ۱۳ر اپریل کی ایک خبر کے مطابق پانی پت سے ۲۵ کلو میٹر دور قصبہ کیرانہ (یوپی) کی جامع مسجد کے امام اور خطیب مولانا محمد یوسف کے خلاف مفتی شہر مفتی محمد اکبر نے فتویٰ جاری کیا ہے فتویٰ میں کہا گیا ہے کہ چونکہ مولانا محمد یوسف نے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء پر کیچڑ اچھالا ہے۔ مسجد کے لاکھوں روپیہ کا گھپلا کیا ہے۔ کئی نائب اماموں کی تنخواہیں ہضم کرلی ہیں۔ مسجد اور عیدگاہ کو سیاسی اکھاڑہ بنادیا ہے لہٰذا ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

امر تسر کا ہوائی اڈہ انٹر نیشنل ایئرپورٹ بنے گا
مجوزہ پلان پر ۸۰۰ کروڑ روپے خرچ ہوں گے

نئی دہلی ۲ر مئی (یو این آئی) امر تسر کے راجہ سانسی ہوائی اڈے کو انٹر نیشنل ایئرپورٹ بنایا جارہا ہے جہاں سے اندرون ملک ۴۰۰ اور بیرون ملک ۳۰۰ مسافر بیک وقت آجاسکیں گے۔

ہوائی اڈے کا رن وے ۵۰۔۹ سے بڑھاکر ۱۲ ہزار فٹ کیا جائے گا جو بوئنگ ۷۴۷ ہوائی جہاز کی آمد و رفت کیلئے مناسب ہوگا وہاں وزیٹروں کیلئے ایک مناسب لاؤنج بھی بنایا جائے گا۔ جس میں جدید سہولتیں مہیا ہوں گی یہ بھی تجویز ہے کہ ایئر بس ۳۰۰ اور ایئر بس ۳۲۰ ایئر کرافٹ کو بیک وقت چلایا جائے وزیر شہری ہوابازی نے کہا کہ ٹیکنیکل بلاک کم کنٹرول ٹاور بھی تجویز میں شامل ہے۔ ہوائی اڈے میں سبھی طرح کے جدید آلات اور ضروری سہولتیں میسر ہوں گی ہوائی اڈے پر کسٹمز اور امیگریشن کی سہولتیں بھی حاصل ہوں گی۔ اس توسیعی پلان پر ۸۰۰ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

بھارت کی یہ بد قسمت بیٹیاں

بنگال سے لڑکیاں لاکر پنجاب میں بیچنے والے گروہ کا پردہ فاش

گورداسپور یکم مئی (ونود) ضلع پولیس گورداسپور نے مغربی بنگال سے لڑکیاں لاکر پنجاب میں بیچنے والے ایک گروہ کا پردہ فاش کیا ہے اور اس سلسلہ میں ایک نابالغ لڑکی کو بھی برآمد کیا ہے۔ پولیس اس لڑکی کے خریدار کو تو گرفتار کرنے میں کامیاب رہی ہے لیکن اس گروہ کی سرغنہ شپالی عرف جسبیر کور جو کہ بنگال کی ہی رہنے والی ہے فرار ہونے میں کامیاب ہوگئی ہے۔

ضلع پولیس سپر نٹنڈنٹ شری گورویادو نے اس سلسلہ میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ پولیس کو کسی نے خفیہ پختہ اطلاع دی تھی کہ ہلبیر سنگھ (۳۰) نواسی گاؤں جھیڑے کسی لیپکا رائے ۱۳ نامی لڑکی کو خرید کر لایا ہے۔ اور اسے زبردستی گھر میں رکھا ہوا ہے۔ جس پر پولیس نے فوراً کارروائی کر کے کماری لیپکا رائے کو ہلبیر سنگھ کے گھر سے برآمد کرلیا لیپکا رائے جو نہ صرف ۱۳ سال کی نابالغ لڑکی ہے نے بتایا کہ اس کے پتا کا نام رتن رائے گاؤں مجری پولیس سٹیشن گوپال نگر ضلع چوبار سیا پرگنا (مغربی بنگال) ہے لگ بھگ ۱۵۔۲۰ دن قبل شپالی دختر امی چند نواسی گاؤں راما گھاٹ ضلع چوبار سیا پرگنا اسے کئی طرح کے لالچ دے کر اپنے ساتھ لے آئی تھی اور آتے ہی اسے ہلبیر سنگھ کے پاس ۱۶ ہزار روپے میں بیچ دیا گیا۔ اس دن سے لے کر ہلبیر سنگھ اس سے بلاتکار کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے اور اس کی پکار سننے والا کوئی نہیں ہے

(ہند سماچار جالندھر۔ ۲۔۵۔۹۷)

نیپال میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مفت طبّی کیمپ

۷ر اپریل عالمی یوم صحت کے موقع پر جماعت احمدیہ سنسری نیپال نے اٹھری کے گاؤں نمبر۔ ۲ میں ایک روزہ مفت طبی کیمپ لگایا۔ دانت کے ماہر ڈاکٹر نر بہادر سرسٹھ نے جماعت کی درخواست پر اپنی خدمات پیش کیں۔ ۲۱۰ مریضوں کا معائنہ کیا دانت اکھاڑے نیز مفت دوائی تقسیم کی۔ ہمارے احمدی ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بھرپور تعاون دیا خاکسار کے ساتھ محمد ایوب صاحب صدر جماعت اور مبلغ اٹھری عزیز احمد اسلم صاحب اور جملہ معلمین نے بھرپور تعاون دیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

۲۱ مارچ کو اٹھری گاؤں نمبر ۶ میں ایک اسکول کے ۱۰۰ بچوں کا معائنہ کر کے ان میں سے ۵۱ بچے جو پیٹ کے مریض تھے ان میں مفت دوائی تقسیم کی اس موقع پر محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید قادیان بھی حاضر تھے سکول کے اساتذہ سے جماعت کا تعارف و خدمات کا احسن رنگ میں تذکرہ کیا جملہ اساتذہ نے جماعت کی خدمات کو سراہا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (ایوب علی خاں مبلغ سلسلہ ڈبھی نیپال)

لکھنؤ مشن میں ڈِش انٹینا کی تنصیب

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر اور اس کا احسان ہے کہ صوبہ اُتر پردیس کے صدر مقام لکھنؤ میں روز افزوں احمدیت کی ترقی اور عروج کے نتیجہ خیز اسباب پیدا ہوتے جارہے ہیں۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔ ویسے لگ بھگ ڈیڑھ سال قبل حالات کے مطابق امیر صوبائی اُتر پردیس محترم چودھری محمد نسیم صاحب کے مکان میں جماعتی سطح پر ڈش انٹینا کی تنصیب عمل میں آچکی ہے جس سے کہ استفادہ بھی کیا جارہا ہے۔ اب پھر حضرت اقدس امیر المومنین کی توجہ خاص اور مرکزی فیصلہ کے مطابق لکھنؤ مشن میں بھی ایک اور ڈِش انٹینا کی تنصیب مورخہ ار مئی ۹۷ء کو عمل میں آئی۔ فالحمد للہ

مولیٰ کریم ہر جہت سے لکھنؤ مشن میں اس ڈش انٹینا کی تنصیب کو بابرکت کرے اور حق کی متلاشی پیاسی رُوحوں کے لئے سیرابی کا سامان مہیا ہو۔ آمین۔ (سید قیام الدین برق مبلغ لکھنؤ)

نیپالی لڑکیاں بردہ فروشوں کے چنگل سے بھاگ نکلیں

ممبئی ۱۰ مئی کل یہاں ۳ نیپالی لڑکیوں نے انتہائی چوکسی اور ہوش باشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو بردہ فروشوں کے چنگل سے چھڑا لیا۔ پولیس نے بتایا کہ وشنولاماسانگ نامی ۳۲ سالہ ایک شخص ان لڑکیوں کو نوکری دلوانے کے بہانے نیپال سے بدھوار کے روز یہاں لے آیا اور اس نے اپنے کو ۶ دیگر ساتھیوں کی مدد سے لڑکیوں کو کماٹھی پورہ کے بازار حسن کے ایک بنگلہ میں بند کر کے باہر سے تالہ لگادیا لڑکیوں نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے کھڑکی کا جنگلہ توڑ دیا اور بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوگئیں۔ ان کی عمر ۱۷ اور ۲۰ سال کے درمیان ہے۔ جنگلے سے اپنے فرار کے بعد انہوں نے ناگپاڑہ پولیس کے پاس شکایت درج کرادی جس پر پولیس نے بعد ازاں شنورا ما اس کے پانچ ساتھیوں اور دو ملارائے بہادر نامی ۵۵ سالہ ایک نیپالی عورت کو گرفتار کرلیا ملزموں کے خلاف اغوا اور حبس بے جا کا کیس درج کرلیا گیا۔

بھارت میں لاکھوں عورتیں لاپتہ۔ لڑکیوں سے غیر مساوی سلوک

واشنگٹن ۱۰ر اپریل (پی ٹی آئی) عالمی بنک کی طرف سے جاری کئے گئے ایک اندازے کے مطابق کئی ملین عورتیں گم ہیں۔ حال ہی میں جاری کئے گئے بنک مطالعہ کے مطابق ۵۰ سال تک کی عمر تک جینے والی عورتوں کی تعداد موجودہ تعداد سے کہیں زیادہ ہوتی اگر ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جاتا جو مردوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

ماہرین عمرانیات (سماجی ماہرین) کا کہنا ہے کہ بھارت میں مرد عورت تناسب کی سطح سے ۱۰۰۔ ۹۴ سے ظاہر ہے کہ عورتوں کو سماج میں کمتر درجہ حاصل ہے۔ جہاں مادہ بچوں کو اوائل عمر میں ہی ختم کردیا جاتا ہے۔ عالمی بنک کی طرف سے کچھ دیگر پہلوؤں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ جن میں بھارت جیسے ترقی پذیر ممالک میں صنعتی اعتبار اور عورتوں کیخلاف غیر مساوی سلوک کو نمایاں کیا گیا ہے۔ یوں تو دنیا بھر میں عورتوں اور مردوں کو میسر مواقع اور ذرائع میں فرق ہے تاہم ترقی پذیر ممالک میں یہ فرق بہت نمایاں ہے۔ ایسا سلسلہ انداز کم عمری سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر لڑکوں کی تعلیم اور صحت پر لڑکیوں کے مقابلہ میں زیادہ خرچ کیا جاتا ہے۔ ذرائع مہیا کرانے کی یہ نابرابری بہت اہمیت اختیار کرلیتی ہے۔ کیونکہ تعلیم صحت اور مقوی غذا ایسی چیزیں ہیں جن پر انسانی بہبود اقتصادی اہلیت اور نشوونما کا انحصار ہے۔

عورتوں میں سکولی داخلوں کی کم سطح اور ناخواندگی کی بھاری شرح سے پتہ چلتا ہے کہ لڑکیوں کی تعلیم پر لڑکوں کے مقابلہ میں کم توجہ دی جاتی ہے۔ لہٰذا عورتوں کو روزگار کے کم مواقع حاصل ہیں۔ عورتیں کام بھی کرتی ہیں اور ساتھ ہی بچے بھی پیدا کرتی ہیں۔ تھکا دینے والے گھریلو کام کاج اور بچے پیدا کرنے اور انہیں پالنے کی ذمہ داریاں نبھانے اور غیر مقوی غذا کا ان کی صحت پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔

کیا بے نظیر بھٹو لندن میں جلاوطنی کی زندگی گزارے گی؟

لندن۔ پاکستان کی سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو جو پاکستان کے ایک سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی بیٹی ہیں کے متعلق لندن کے اخبارات میں چرچے ہیں کہ ان کا وزیر اعظم نواز شریف سے خفیہ سمجھوتہ ہوا ہے جس کے تحت بے نظیر بھٹو کے خاوند کو رہا کردیا جائے گا اور بے نظیر بھٹو پاکستان کو خیرباد کہہ دیں گی۔ بے نظیر بھٹو کے خاوند آصف علی زرداری ان دنوں کرپشن اور دھوکہ دہی کے کئی کیسوں میں جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہیں گزشتہ دنوں ان پر ہیروئین کی سمگلنگ کا بھی الزام تھا بے نظیر بھٹو کے والد ذوالفقار علی بھٹو کو ضیاء الحق نے قتل کے الزام میں پھانسی کی سزا دی تھی جبکہ اس کے دونوں بھائی متشددانہ قتلوں میں مارے جاچکے ہیں۔

اڑیسہ میں فاقہ کشی سے اموات

کٹک۔ یو این آئی کی خبر کے مطابق اڑیسہ کے کالہنڈی بولنگیر اور نوپاڑا اضلاع میں فاقہ کشی سے اب تک کئی اموات ہوچکی ہیں تاہم مرکزی سرکار نے سپریم کورٹ میں دائر حلفیہ بیان میں کہا کہ یہ اموات فاقہ کشی سے نہیں بلکہ دوسری وجوہ سے ہوئی ہیں۔

اعلان دُعا

مکرم میر عبد القیوم صاحب آف بھدرواہ اپنی پروموشن بطور کمیونٹی ہیلتھ آفیسر ہونے کی خوشی میں مبلغ ۵۰ روپے اعانت بدر ادا کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ مولیٰ کریم اس پروموشن کو اپنے لئے اور جماعت کیلئے خیر و برکت کا باعث بنائے نیز اپنے لئے اور بہن بھائیوں کے اہل و عیال کی صحت و سلامتی کیلئے اسی طرح محترم ملک صلاح الدین صاحب کا بندش پیشاب کا اپریشن ہوا ہے ان کی کامل صحت یابی اور درازی عمر کیلئے علاوہ اس کے غلبہ اسلام و احمدیت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ بدر)

اعلان نکاح

مکرمہ این اے جسیلہ صاحبہ بنت مکرم این سید علوی صاحب ساکن کٹی منڈا (کیرلہ) کا نکاح مکرم سراج احمد صاحب ابن مکرم علی جان صاحب ساکن اوتاپور (آندھرا) کے ساتھ مبلغ اٹھارہ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۳۔۵۔۹۷ کو مسجد مبارک قادیان میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۳۰۰ روپے۔

(بشارت احمد حیدر شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105 | 01872- 20757

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 | THURSDAY, | JUN 19th1997 | ISSUE NO 25

ہومیو پیتھی طریق علاج کے متعلّق آسان اور مُفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیو پیتھی اسباق سے مرتّبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر ۳۲)

ڈلکامارا

DULCAMARA

(Bitter Sweet)

ڈلکا مارا ایک پودے سے تیار کی جانے والی دوا ہے جو یورپ اور امریکہ میں بکثرت پایا جاتا ہے اس درخت کی بڑی بڑی پھیلی ہوئی شاخیں ہوتی ہیں اور کاسنی رنگ کے پھول نکلتے ہیں۔ اس کے تنے اور جڑ کو چبایا جائے تو پہلے مزہ کڑوا محسوس ہتا ہے پھر میٹھا اسی وجہ سے اسے Bitter Sweet کہا جاتا ہے۔ تازہ پودے کے عرق سے جو دوا تیار کی جاتی ہے اسے ڈلکا مارا کہتے ہیں۔

ڈلکا مارا نزلاتی جھلیوں کی بہت اہم دوا ہے اس میں یہ بات نمایاں طور پر پائی جاتی ہے کہ موسم میں کوئی بھی تبدیلی ہو خواہ گرمی سے سردی یا سردی سے گرمی، نمی سے خشکی یا خشکی سے نمی ہر تبدیلی میں یہ نزلاتی جھلیوں پر اثر انداز ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ تبدیلی یکایک واقع ہوئی ہو تو ڈلکا مارا مفید ہے۔ موسم کی تبدیلی کے دنوں میں نزلہ زکام بکثرت سے پھیلتا ہے۔ اگر مریض کی دیگر علامتیں واضح نہ ہوں لیکن ہر موسم کی تبدیلی پر بیمار پڑ جائیں تو ان کے لئے ڈلکا مارا مفید دوا ہے۔

وہ کھلاڑی جو کھیل کے بعد جب جسم گرم ہو کپڑے جلد اتار دیں تو انہیں نزلاتی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح سردی سے اچانک باہر گرمی میں نکل جانے سے بھی [illegible] ہو جاتا ہے۔ رات کے وقت اور آرام کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ گردے، انتڑیوں اور معدے پر بھی نزلاتی اثرات ظاہر ہوتے ہیں بار بار پیشاب آتا ہے یا اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ براہ راست اسہال کی تکلیف نہیں بلکہ انتڑیوں، معدے اور گردوں کی نزلاتی تکلیف ہوتی ہے۔

گرمیوں کے موسم میں پہاڑوں پر جانے یا وہاں سے واپس آنے پر نزلاتی تکلیفیں ہو جائیں تو ان کی بھی ڈلکا مارا دوا ہے۔ بعض لوگوں کو سردی لگنے سے اسہال کے بجائے پیچش شروع ہو جاتی ہے اس پیچش کی ڈلکا مارا دوا ہے۔ ڈلکا مارا اونچی طاقت میں دی جائے تو وہ اس قسم کی کمزوریوں کا دفاع کرتی ہے اور اکثر مریض موسم کی تبدیلیوں سے اس قدر جلد متاثر نہیں ہوتے۔

اگر پسینہ آیا ہو اور ٹھنڈی جگہ میں آنے سے دب جائے تو اس سے پیدا ہونے والی تکلیفوں میں بھی ڈلکا مارا مفید ہے۔

ڈلکا مارا کا نزلہ ناک سے شروع ہوتا ہے لیکن آنکھوں میں اپنا مستقل قیام کر لیتا ہے، آنکھیں بوجھل ہو جاتی ہیں زرد رنگ کی گاڑھی رطوبت نکلتی ہے۔ یہ رطوبت پانی کی طرح پتلی بھی ہوتی ہے۔ آنکھوں کے پپوٹے متورم ہو جاتے ہیں۔ اگر ڈلکا مارا نہ دیا جائے تو نزلاتی تکلیفیں مزمن ہو جاتی ہیں۔ ڈلکا مارا میں خشک زکام ہوتا ہے اور ناک مکمل طور پر بند ہو جاتا ہے، گاڑھی زرد رطوبت ناک میں جم جاتی ہے ذرا سی سردی بھی لگ جائے تو نزلہ عود کر آتا ہے، ناک سے خون بھی نکلتا ہے۔

ڈلکا مارا اندرونی جھلیوں اور جلد میں السر کا رجحان بھی پیدا کر دیتی ہے۔ چہرے کی جلد پر ایگزیمے کی قسم کے زخم بن جاتے ہیں جو تیزی سے پھیل جاتے ہیں اور زرد رنگ کے کھرنڈ بنتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے چھالے گچھوں کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں جو بہت جلد پھیلتے ہیں۔ یہ علامت آرسنک میں بھی بہت نمایاں ہے لیکن دونوں کے مریض بالکل الگ مزاج رکھتے ہیں۔ آرسنک میں گینگرین پیدا کرنے کا رجحان ہے لیکن ڈلکا مارا میں زخم گینگرین میں تبدیل نہیں ہوتے۔ ڈلکا مارا جسم کے ان اعضاء میں جہاں جلد کی تہہ بہت پتلی ہو وہاں زخم پیدا کرتی ہے۔ آرسنک اور ڈلکا مارا میں زخموں کی نوعیت کے لحاظ سے ایک فرق یہ ہے کہ آرسنک میں طاعون کی قسم کی گلٹیاں بنتی ہیں بغلوں کے غدود سوج جاتے ہیں اور ان میں پیپ بنتی ہے۔ ڈلکا مارا میں غدودوں میں سردی کی وجہ سے سختی پیدا ہو جاتی ہے۔

ڈلکا مارا میں سر پر کھرنڈ بن جاتے ہیں جن سے رطوبت جھتی ہے یہ علامت میزیریم میں بھی پائی جاتی ہے لیکن میزیریم میں سر پر جھلی سی بن جاتی ہے جس میں پیپ اور شدید بو پائی جاتی ہے لیکن ڈلکا مارا میں یہ علامات اپنی انتہا کو نہیں پہنچتیں۔

ڈلکا مارا کے ایگزیما سے ملتی جلتی علامتیں رکھنے والی دوائیں سیپیا، آرسنک، گریفائیٹس پٹرولیم، سلفر، کلکیریا کے نمکیات اور رسٹاکس ہیں ان سب کو اپنی اپنی علامتوں کے لحاظ سے یاد رکھنا چاہیئے۔ کروٹن، اینا گیلس اور ایناکارڈیم بھی بہت مفید دوائیں ہیں۔ اینا گیلس کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ جہاں سے ایگزیما ٹھیک ہوتا ہے وہاں سے ہی دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔ اینا گیلس کروٹن اور رسٹاکس کا ایگزیما بدن کے نچلے حصہ پر اور رانوں کے اردگرد ہوتا ہے۔ ایناکارڈیم ین سارے بدن پر پھیلتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے چھالے بنتے ہیں اور سوزش ہو جاتی ہے۔ خارش ہوتی ہے لیکن سوزش کی وجہ سے ہاتھ اندر خارش تک نہیں پہنچتا۔ فاسفورس میں بھی یہ علامت ہے لیکن فاسفورس میں خشک اور غصہ دلانے والی خارش ہے جس سے اعصاب بھنا جاتے ہیں۔ بے چینی کی وجہ سے نیند بھی نہیں آتی۔ سیپیا بھی عام طور پر ایگزیموں میں مفید دوا ہے۔ اگر فضاء میں پٹرول کی آلودگی پائی جائے تو پٹرولیم بہت اچھا کام کرتی ہے۔ پٹرول کے علاوہ تابکاری اثرات بھی نمایاں ہوں تو پٹرولیم کے ساتھ ریڈیم ملاکر دینے سے ایگزیموں میں افاقہ ہوگا۔

ڈلکا مارا میں سر درد کی علامت سردی اور مرطوب موسم میں بڑھ جاتی ہے، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ سر میں بھاری پن اور کنپٹیوں میں درد ہوتا ہے۔ کانوں میں درد اور بھنبھناہٹ کی آوازیں آتی ہیں جن سے قوت سامعہ متاثر ہوتی ہے۔ کانوں کے اردگرد کے غدوددں میں سوزش ہو جاتی ہے۔ گالوں میں شدید درد ہوتا ہے جو کان، آنکھ اور جبڑوں تک پھیل جاتا ہے زبان خشک اور کھردری ہو جاتی ہے۔ زبان کا فالج بھی نمایاں ہے۔ چہرے کی اعصابی درد سردی لگنے سے زیادہ ہو جاتی ہے۔

مریض کھانے سے نفرت کرتا ہے۔ ٹھنڈے پانی کی نہ بجھنے والی پیاس، جلن، متلی اور قے کا رجحان جس میں سفید لیسدار رطوبت نکلتی ہے۔ قے کے دوران سردی لگتی ہے۔ سردی کی وجہ سے مثانے میں سوزش۔ بار بار پیشاب آتا ہے مسلسل پیشاب کرنے کی حاجت رہتی ہے۔ قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہے۔

بیماریوں کی علامات کروٹ پر لیٹنے سے کم ہوتی ہیں، جھکنے سے بڑھتی ہیں۔ حرکت سے کمی ہوتی ہے۔ شام کے وقت اور رات کو بڑھ جاتی ہیں موسم کی تبدیلی سے مرطوب موسم میں بھیگ جانے سے ٹھنڈی چیزیں استعمال کرنے سے بھی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔

گلونائن

GLONOINE

(Nitro Glycerine)

گلونائن بھی ان دواؤں میں سے ہے جسے ڈروسرا کی طرح صرف چند بیماریوں تک محدود کردیا گیا ہے حالانکہ اس سے بہت زیادہ استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ گلونائن ٹرائی نائٹرو گلیسرین ہے جس میں ہائیڈروجن اور آکسیجن کا عنصر بھی موجود ہے۔ یہ بہت زور سے پھٹنے والا آتش گیر مادہ ہے اس فارمولا کو سب سے پہلے سائنس دان نوبل نے ایجاد کیا تھا اور اس زمانے میں ایک انقلاب برپا کردیا تھا۔ اگرچہ بعد میں پلاسٹک بم اور نیوکلیئر بم وغیرہ ایجاد ہوئے ہیں لیکن نائٹرو گلیسرین کے فارمولا کو کلیتاً ترک نہیں کیا گیا اور روزمرہ استعمال میں لایا جاتا ہے۔ نائٹرو گلیسرین کو طب کے میدان میں بھی زیر استعمال لایا گیا ہے اسے براہ راست یا کسی اور شکل میں انجائنا کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں تشنج اور اچانک دھماکے سے پھٹ جانے کا مادہ پایا جاتا ہے یہ دونوں علامتیں گلونائن میں بھی ملتی ہیں اور انسانی مزاج پر بھی اسی طرح اثرانداز ہوتی ہیں۔ دھوپ سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے جیسے نائٹرو گلیسرین گرمی کو برداشت نہیں کرتی اسی طرح مریض بھی گرمی کو برداشت نہیں کرسکتا اس کے نتیجہ میں سر درد سے پھٹنے لگتا ہے، چوٹیں پڑتی ہیں اور زور سے دھماکے ہوتے ہیں جیسے کوئی سر کو ہتھوڑوں سے کوٹ رہا ہو۔ گلونائن لو لگنے کی چوٹی کی دوا ہے۔ خون کا دباؤ زیادہ ہونے میں بھی کام آتی ہے لیکن صرف اس صورت میں جب اس کی علامتیں مریض میں موجود ہوں۔ اکثر ہومیو پیتھک معالجین اسے لو لگنے میں اور بلڈ پریشر کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

میں نے لو لگنے کے لئے ایک نسخہ بہت مفید پایا ہے۔ گلونائن، نیٹرم میور اور آرسنک ملا کر ۳۰ طاقت میں گھر سے نکلنے سے پہلے ایک خوراک استعمال کرلی جائے تو اللہ کے فضل سے سارا دن سر درد نہیں ہوگا۔ اگر سر درد شروع ہو جائے تو پھر علاج مشکل ہوتا ہے اور درد آکر ٹھہر جاتا ہے اور آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑتا۔

گلونائن کی ایک علامت یہ ہے کہ تکیہ پر سر رکھتے ہی سر پھٹنے لگتا ہے۔ دل پر بھی دباؤ محسوس ہوتا ہے، دورہ خون یکایک سر یا دل کی طرف ہو جاتا ہے اور کوئی سیال چیز اندر سے گزرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ سر کی طرف خون کا رجحان ہو تو اس کا ماخذ دل یا معدہ ہوتا ہے۔ بعض دفعہ معدے سے یا دل سے خون سر کی جانب دوڑتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ سر درد بیرونی سطح پر بھی منتقل ہو جاتا ہے۔ جلسیمئم کی کچھ علامات بھی گلونائن میں پائی جاتی ہیں۔ جلسیمئم میں مریض سونے سے قبل بے چینی محسوس کرتا ہے اور سر میں تکلیف کا احساس ہوتا ہے حالانکہ ابھی درد واضح نہیں ہوتا۔ سونے کے بعد درد بڑھ جاتا ہے جو صبح تک بہت شدت اختیار کر جاتا ہے۔ گلونائن کی بھی یہی علامت ہے لیکن فرق یہ ہے کہ جلسیمئم کا درد کبھی سر میں محدود نہیں رہتا بلکہ کندھے کے پٹھوں اور نیچے کمر تک اتر جاتا ہے۔ عموماً بائیں طرف درد ہوتا ہے جبکہ گلونائن میں پورا سر متاثر ہوتا ہے اور یہ درد صرف سر اور آنکھوں میں ہی محدود رہتا ہے۔ اس درد کا اعصاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

گلونائن میں دھڑکن بہت نمایاں ہے سارا جسم دھڑکنے لگتا ہے۔ انگلیوں کی پوروں سے لے کر پاؤں کے پنجوں تک یہ دھڑکن محسوس ہوتی ہے جو سخت بے چین کرتی ہے۔ تکیہ پر سر رکھتے ہی دھڑکن محسوس ہوتی ہے جس کی وجہ سے نیند نہیں آتی اور یہ دھڑکن سارے جسم میں پھیل جاتی ہے۔ گلونائن کی ایک خوراک اس کیفیت کو ختم کر دیتی ہے اور مریض پرسکون نیند سوتا ہے۔ ہومیو پیتھی میں گلونائن طریقہ آزمائش یعنی پروونگ کے لئے بہت تیز دوا ہے اس لئے اسے بار بار نہیں دہرانا چاہیئے۔ اگر کوئی صحتمند آدمی گلونائن چھوٹی طاقت میں ۵۰۰۵،۱۰۰،۱۰ منٹ کے وقفہ سے استعمال کرے تو تین چار خوراکوں کے بعد سر سخت درد سے پھٹنے لگتا ہے اور گلونائن کی سب علامتیں نمایاں ہو جاتی ہیں۔ ہومیوپیتھی کے منکرین کے لئے یہ بہترین نسخہ ہے۔

گلونائن کی جلسیمئم سے ایک اور مشابہت یہ ہے کہ دونوں میں مریض کے ہاتھ پاؤں سخت ٹھنڈے ہوتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ جلسیمئم میں بالکل پسینہ نہیں آتا لیکن گلونائن میں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے کے باوجود پسینہ آتا ہے۔

گلونائن کے مریض کی زبان سرخی مائل ہوتی ہے اور مونہہ خشک لیکن پیاس زیادہ نہیں ہوتی، تیز بخار کے باوجود پیاس غائب ہو جاتی ہے۔ گرم موسم، دھوپ اور آگ کے سامنے تکلیفوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور دھوپ اور گرمی کا احساس صرف سر تک ہی محدود نہیں ہوتا بلکہ سارا جسم متاثر ہوتا ہے۔ دھڑکن سانس میں گھٹن، متلی اور قے پائی جاتی ہے۔ سر درد کو دبانے سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ پڑھتے ہوئے سر درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ لفظ چھوٹے محسوس ہوتے ہیں۔ ہر چیز آدھی روشن اور آدھی تاریک نظر آتی ہے۔

گلونائن میں آنکھوں کے سامنے بجلی سی لہراتی ہے اور ستارے چمکتے ہیں، نیچے جھکنے سے آنکھوں کے سامنے سیاہ نشان آتے ہیں، آنکھوں میں درد، دباؤ محسوس ہوتا ہے، آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں میں خون کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ گلونائن کے مریض کی آنکھیں مستقل اندر دھنسی ہوتی ہیں اور آنکھوں کی رنگت زردی مائل ہوتی ہے، روشنی سے زود حسی ہوتی ہے۔ وقتی اندھاپن بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک خاص علامت یہ ہے کہ بخار میں مریض کا چہرہ سرخ نہیں ہوتا بلکہ زرد ہو جاتا ہے۔

بچوں کے گردن توڑ بخار میں جو خصوصاً گرمیوں میں ہو گلونائن مفید ہے۔ گردن پیچھے کو مڑ جاتی ہے چہرہ پر شدت کی گرمی، سرخی اور چمک ہوتی ہے، آنکھیں کھنچ کر اوپر کو چڑھ جاتی ہیں، سر اور جسم کا اوپر کا دھڑ سخت گرم ہوتا ہے اور نچلا دھڑ ٹھنڈا، بہت پسینہ آتا ہے۔ مختلف قسم کے جراثیم کی وجہ سے ورم الدماغ (Meningitis) ہو جاتا ہے۔ اگر ملیریا کے جراثیم ریڑھ کی ہڈی میں چلے جائیں تو اس سے بھی Meningitis ہو جاتا ہے۔ اگر اس بیماری کا گرمیوں سے تعلق ہو تو اس میں گلونائن مفید دوا ہے۔

بسااوقات راستہ چلتے ہوئے دوران خون سر کی طرف ہو جاتا ہے۔ چہرہ تمتمانے لگتا ہے، گلا گھٹنے کا احساس ہوتا ہے جیسے سارا خون مونہہ اور سر میں جمع ہوگیا ہو۔ شدید کمزوری کے احساس کے ساتھ جسم ٹھنڈا اور پسینہ سے تر بتر ہو جاتا ہے اس قسم کی غشی کے دورے جو Apoplexy کہلاتے ہیں دماغ میں خون کا لوتھڑا جمنے کی وجہ سے بھی پڑ سکتے ہیں۔ تشنج کے نتیجہ میں بھی یہ علامات ظاہر ہوتی ہیں اور عموماً یہ کیفیت عارضی ہوتی ہے لیکن اگر بار بار دورے پڑنے لگیں اور گلونائن سے علاج نہ کیا جائے تو بسااوقات مستقل نقصان پہنچنے کا احتمال ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں مریض اپنے دیکھے بھالے راستوں کو بھول جاتا ہے اور اسے پتہ نہیں چلتا کہ وہ کہاں ہے اور کدھر جانا ہے۔ رستے اجنبی معلوم ہوتے ہیں یہ علامت ایکلسز میں بھی پائی جاتی ہے۔ خون کا دباؤ زیادہ ہونے سے بھی یہ علامتیں پیدا ہوتی ہیں اس لئے گلونائن کو خون کا دباؤ کم کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے اوپیم بھی مفید دوا ہے بلکہ گلونائن کے مقابل پر بلڈ پریشر کے لئے زیادہ مفید ہے اور زیادہ گہرا اثر کرتی ہے۔ ڈاکٹر لینٹ کہتے ہیں کہ ایسی امراض کے علاج میں اوپیم کو گلونائن پر ترجیح دینی چاہیئے کیونکہ گلونائن کے اکثر اثرات عارضی ہوتے ہیں اور اوپیم بہت لمبا اثر دکھانے والی دوا ہے۔

گلونائن سردی لگنے کے نتیجہ میں یا خوف کی وجہ سے حیض بند ہو جائے اور دماغی علامات ظاہر ہو جائیں تو گلونائن مفید ہے۔ سمی سی فیوجا اور برائیونیا بھی مفید دوائیں ہیں۔ اگر پاگل پن کے اثرات نمایاں ہو تو ایتھوزا بھی کام آ سکتی ہے۔ عموماً معدہ کی تکلیفیں ٹھیک ہونے پر سر میں منتقل ہو جاتی ہیں۔ حیض رکنے پر بھی ایتھوزا کو استمال کرکے دیکھنا چاہیئے۔ گلونائن کے مریض کے کان میں دھڑکن کا احساس ہوتا ہے اور دل کی دھڑکن کانوں میں سنائی دیتی ہے۔

معدے اور انتڑیوں میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے اور لو لگنے کی وجہ سے متلی اور قے ہوتی ہے۔ معدہ میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے، نبض کمزور اور آہستہ ہو جاتی ہے لیکن اگر مریض چل پھر رہا ہو تو نبض میں تیزی آ جاتی ہے۔ دل کی دھڑکن بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ تمام جسم میں تپش اور جلن کا احساس ہوتا ہے۔ مریض اچانک غش کھا کر گر جاتا ہے۔ سانس گھٹتا ہے اور مونہہ سے جھاگ بھی نکلنے لگتا ہے۔

گلونائن میں جسم میں خارش ہوتی ہے۔ تمام اعضاء میں خصوصاً بازؤں اور ٹانگوں میں کھینچنے والے درد ہوتے ہیں۔ بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں درد گلونائن کی نمایاں علامت ہے۔ صبح ۶ بجے سے ۱۲ بجے تک تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ گرمیوں کے موسم میں درد سر سورج کے ساتھ بڑھتا، گھٹتا ہے۔ ہلکے سے جھٹکے سے بھی درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ڈیزائننگ وکمپوزنگ : کرشن احمد قادیان۔ مصباح الدین قادیان